عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

# لولاک

ملتان

۶

جمادی الاخریٰ

۱۴۱۸ھ

اکتوبر ۱۹۹۷ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (القرآن)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

# ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۱/۵ ۳ ۶

قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

## زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیرِ طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

## نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

## چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

## سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

## سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

## مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

## مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ
صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

## رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان
☎ 061 514122
Fex : 061 542277

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ترتیب


اداریہ ـــــــــــ ایڈیٹر ۳

ایک پہلو یہ بھی ہے ـــــــــــ ابو ٹیپو خالد ۹

قادیانی شبہات کے جوابات ـــــــــــ ادارہ ۱۲

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ـــــــــــ محمد حنیف ساجد ۱۸

جماعتی سرگرمیاں ـــــــــــ ادارہ ۲۱

متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کا نام کھلا خط حضرت مولانا احمد میاں حمادی ۲۴

اکابر کے خطوط ـــــــــــ ادارہ ۲۸

رواداری اور دینی حمیت ـــــــــــ مولانا قاضی احسان احمد ۳۵

شیخ محمد یعقوب کی یاد میں ـــــــــــ قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ۴۰

مرزائی اصطلاحات متعلقہ نبوت ـــــــــــ مولانا لال حسین اختر ۴۵

چہل حدیث ـــــــــــ مولانا محمد طیب ۴۸

اداریہ

# سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

## جائزہ، رپورٹ، تجزیہ، قرار دادیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ تب جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا اور مسلم کالونی کی لوانکم ہاؤسنگ سکیم کے تحت ایک آبادی قائم کی۔ اس میں ۹ کنال کا پلاٹ جامع مسجد و مدرسہ کے لیے مختص کیا۔ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے الاٹ کرایا۔ اب بحمدہ تعالیٰ اس میں عظیم الشان جامع مسجد۔ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت، بخاری لائبریری، دار المبلغین، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کامیابی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ اس میں ہر سال اکتوبر کے پہلے پندھرواڑے میں عظیم الشان کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے۔ اس سال سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲، ۳ اکتوبر ۹۷ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں حاضرین کی تعداد گزشتہ سالوں کی نسبت سب سے زیادہ تھی۔ خورد و نوش، رہائش، حاضرین و مقررین، اور جذبات وارفتگی وغیرہ کے اعتبار سے مثالی طور پر کامیاب ترین کانفرنس تھی فللہ الحمد

مقررین نے اس ترتیب سے خطاب فرمایا

### آغاز نشست اول: 10:30 بجے

صدارت: حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم

تلاوت: قاری محمد افضل (چنیوٹ) نعت: صوفی احمد بخش چشتی (جھنگ) افتتاحی خطاب: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری آخری خطاب: مولانا محمد اکرم طوفانی

### نشست دوم:

زیر صدارت قاضی فیض احمد صاحب (ٹوبہ) تلاوت: قاری محمد اسلم طاہر نعت: جناب غلام یاسین تقریر: [illegible] (جھنگ) تقاریر محمد اسلم انبالوی (خاکسار تحریک) مولانا غلام

اکبر ثاقب (ڈیرہ غازیخان) جناب مطیع اللہ نیازی (کینیڈا) نعت: عبدالرحیم تقاریر: مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی (خان پور) مولانا احمد میاں حمادی، صوفی احمد سعید قادری (سانگلہ ہل)، مولانا محمد عبداللہ (بھکر)، مولانا زاہد الراشدی (گوجرانوالہ)

بعد نماز عصر سوال و جواب کی نشست ہوئی حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے سوالات کے جوابات دیئے۔

## نشست سوم بعد نماز عشاء

زیر صدارت: حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم

تلاوت: قاری نصیر احمد (چنیوٹ) نعت: مولانا محمد اقبال ضیاء (پتوکی) نعت: سید سلمان گیلانی (لاہور)

تقاریر: مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا پیر عبدالشکور نقشبندی (چکوال) مولانا پیر سیف اللہ خالد (لاہور)، جناب لیاقت بلوچ (جماعت اسلامی) مولانا محمد امجد خان (لاہور) حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، صاحبزادہ ابتسام الٰہی ظہیر، علامہ علی شیر حیدری (سپاہ صحابہ )، ڈاکٹر خالد محمود سومرو (لاڑکانہ)

صبح کی نماز کے بعد درس حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

## نشست چہارم:

صدارت: حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم تلاوت: قاری محمد یوسف عثمانی نعت: صوفی احمد بخش چشتی تقاریر: مولانا سعید احمد اسعد (خوشاب)، نعت: سید محمد امین گیلانی تقاریر: شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور (ساہیوال) مولانا منور حسین صدیقی (لاہور)، قاری محمد انور انصر (سیالکوٹ)، مولانا نذیر احمد تونسوی (کراچی)، سید ممتاز الحسن گیلانی، قاری فیض الرحمن (سرگودھا)، سید سلمان گیلانی (لاہور)، مولانا پیر محمد اکرم اعوان (امیر تنظیم الاخوان)

قبل از جمعہ خطاب: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ

## نشست پنجم:

صدارت: حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم

تلاوت: حضرت قاری مشتاق احمد قصور/ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز

تقریر: سید مزمل شاہ (حرکت الانصار)

قراردادیں: محمد اورنگزیب اعوان (اسلام آباد)

تقاریر: مولانا ضیاء الدین آزاد، اسلم گھیلا سابق M.N.A (سرگودھا)، شیخ جہانگیر سرور ایڈووکیٹ

(سرگودھا)، الیاس مدنی (سرگودھا)، سید امیر حسین گیلانی (اوکاڑہ)، مولانا میاں محمد اجمل قادری (لاہور)، حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب

اختتامی دعا حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم

## جھلکیاں

ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کیلئے جاں نثاران ختم نبوت کراچی، سندھ، لاہور، مانسہرہ، ایبٹ آباد، پشاور، سرگودھا، چنیوٹ فیصل آباد، سے قافلوں کی شکل میں پہنچے۔ ربوہ کی سرزمین ختم نبوت زندہ باد، امیر شریعت زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ جاں نثاران ختم نبوت ہزاروں کی تعداد میں ہونے کے باوجود نہایت پرامن طور پر کانفرنس کی کارروائی میں حصہ لیتے رہے۔ قادیانیوں کا مرکز قریب ہونے کے باوجود کسی قسم کا اشتعال نظر نہیں آرہا تھا۔ اکثر مقررین کی تقریروں میں قادیانیوں کو دعوت قبول اسلام دی گئی۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کانفرنس میں خطاب کیلئے موجود تھے۔ جس سے مرزا طاہر کا یہ دعویٰ جھوٹا ثابت ہوا کہ ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ پیرانہ سالی کے باوجود تمام نشستوں کی صدارت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے کی۔ تقریروں میں جوش پیدا کرنے کیلئے جانباز مرزا، مولانا ظفر علی خان، حبیب جالب، شورش کاشمیری اور دیگر انقلابی شعراء کے کلام کا سہارا لیا۔ ربوہ کالج اور ربوہ اسکول کے مسلمان طلباء کے جلوسوں کا بہت گرم جوشی سے استقبال کیا گیا دونوں دن صبح کی نماز کے بعد مولانا اللہ وسایا صاحب نے درس قرآن دیا۔ پہلے دن مسئلہ ختم نبوت اور دوسرے دن حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظہور مہدی علیہ الرضوان و خروج دجال لعین پر درس ہوئے۔

### سولہویں ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں منظور ہونے والی قراردادیں

منعقدہ ۲۔۳؍اکتوبر ۱۹۹۷ء

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی روشنی میں قادیانیوں کو آئین کا پابند بناتے ہوئے ان کو مساجد جیسی عبادت گاہیں بنانے اور اپنے معبد خانوں اور مکانوں میں کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے استعمال کرنے سے روکا جائے۔

○ آئین پاکستان کے تحت قادیانیوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اقلیتوں کی حیثیت سے مردم شماری میں اپنا نام درج کرائیں یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ قادیانیوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرائیں تاکہ ان کی صحیح تعداد کا تعین ہو۔ اور مسلمانوں اور ان کے درمیان امتیاز قائم ہو۔ اس ضمن میں جن

قادیانی امیدواروں نے دھوکہ دہی سے مسلمانوں کے نام جعلی طور پر قادیانیوں کی فہرست میں داخل کر دیئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور فوری طور پر مسلمانوں کے داخل کردہ ناموں کو اس فہرست سے خارج کیا جائے۔

○ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان حد امتیاز قائم کرنے کیلئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور شناختی کارڈ میں مسلمان' قادیانی' عیسائی' یہودی' ہندو کی تصریح کی جائے تاکہ قادیانی دنیا بھر میں مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکیں اور مسلمان بن کر حرمین شریفین' مکہ و مدینہ میں داخل ہو کر اس کی حرمت کو پامال نہ کر سکیں۔

○ یہ اجلاس مرزا طاہر کے ان بیانات کی مذمت کرتا ہے جو لندن میں بیٹھ کر مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف دے رہے ہیں اور گزشتہ کئی سال سے پاکستان کی تباہی اور بربادی کیلئے بددعاؤں کا اہتمام کر رہے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام' پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کرنے کے پاداش میں مرزا طاہر پر مقدمہ چلایا جائے۔

○ یہ اجلاس قادیانیوں کی جانب سے پاکستان میں قادیانیوں پر مظالم کے الزامات کی تردید کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یا مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں پر مظالم کا کوئی ایک ثبوت فراہم کریں' یہ اجلاس انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کے پروپیگنڈہ میں آکر قادیانیوں کی بے جا امداد نہ کریں بلکہ وہ خود تحقیق کریں۔ یہ اجلاس اس ضمن میں حکومت برطانیہ اور مغربی ممالک سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جھوٹے الزامات کی بنیاد پر قادیانیوں کو سیاسی پناہ اور دیگر مراعات نہ دیں۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری سطح پر ان حکومتوں کو قادیانیوں کے جھوٹے پروپیگنڈوں کے حقائق سے آگاہ کریں۔

○ یہ اجلاس مغربی ممالک اور افریقی ممالک میں قادیانیت' عیسائیت گٹھ جوڑ کے ذریعے مسلمانوں کو ارتدادی سرگرمیوں کا نشانہ بنانے کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ افریقی ممالک خاص طور پر گھانا' سیرالیون' گیمبیا اور دیگر غریب افریقی ممالک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے ان حکومتوں کو قادیانیت کے حقائق سے آگاہ کرنے کیلئے قومی اسمبلی اور پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے فراہم کریں تاکہ غریب ممالک کے مسلمانوں کو گمراہ ہونے سے بچایا جا سکے۔

○ یہ اجلاس کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسروں کی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے خاص کر پی آئی اے' فوج' ٹی وی اور ریڈیو کے اداروں کے اہم عہدوں پر قادیانیوں کی تعیناتی کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حساس اداروں میں قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں میں تعینات نہ کیا جائے۔

○ یہ اجلاس موجود حکومت کی جانب سے جمعہ کی تعطیل ختم کر کے اتوار کی تعطیل شروع کرنے کے اقدام کی مذمت کرتے ہوئے اس کو غیر اسلامی اقدام تصور کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لیتے ہوئے جمعہ کی چھٹی بحال کر کے اتوار کی چھٹی ختم کی جائے۔

○ یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے قادیانیوں سے متعلق ترامیم اور توہین رسالت سے متعلق قانون واپس لینے کے مطالبہ کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت تصور کرتا ہے اور پاکستان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ یا مغربی ممالک کے دباؤ میں آکر کسی اسلامی حکم کو کسی صورت میں واپس نہ لے اور یہ اجلاس امریکہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی ممالک کے دینی معاملات میں مداخلت کا سلسلہ بند کر دے۔

○ یہ اجلاس متحدہ قومی موومنٹ کے سربراہ الطاف حسین کی جانب سے قادیانیوں سے متعلق بیان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے الطاف حسین اور متحدہ قومی موومنٹ پر واضح کرنا چاہتا ہے کہ قادیانیوں کیلئے پاکستان میں کوئی امتیازی قانون نہیں۔ قادیانی پاکستان اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں' متحدہ قومی موومنٹ کو اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف رجوع کرنا چاہئے کہ حقائق ان کے سامنے پیش کئے جاسکیں۔

○ یہ اجلاس پنجاب حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی اداروں کی واپسی کے ضمن میں دیئے گئے قادیانیوں کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ' تعلیم الاسلام ربوہ اور دیگر تعلیمی ادارے کے واپسی کا فیصلہ واپس لیکر یہ تعلیمی ادارے سرکاری تحویل میں دے دیئے جائیں یا مسلمانوں کے حوالے کئے جائیں۔

○ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ نواز شریف صاحب اپنے وعدوں کے مطابق فوری طور پر ملک میں مکمل نفاذ شریعت کا عمل نافذ کریں تاکہ پاکستان کا اسلامی تشخص بحال ہو۔

○ یہ اجلاس خواتین مشن کی جانب سے عورتوں کے حقوق کے نام پر غیر اسلامی سفارشات کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس تمام سفارشات کو یکسر مسترد کردیا جائے اور خاندانی منصوبہ بندی کے نام پر غیر اسلامی اشتہارات بند کرکے خواتین اور خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق اسلامی احکامات' اسلامی تہذیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے قوانین ترتیب دیئے جائیں۔

○ یہ اجلاس طالبان تحریک کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے مخالف گروپوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ افغانستان میں قیام امن اور شرعی حکومت کے قیام کیلئے طالبان تحریک کے ساتھ جنگ بندی کرلیں تاکہ جہاد کے ثمرات دنیا کے سامنے آسکیں۔

○ یہ اجلاس سعودی عرب کی جانب سے قتل میں ملوث دو برطانوی نرسوں کی اسلامی سزا دینے کے اقدام کی تعریف کرتے ہوئے اپنی حمایت کا یقین دلاتا ہے اور برطانیہ اور مغرب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی قوانین کے معاملے میں دوسرے اسلامی ممالک میں مداخلت نہ کریں اور قاتلوں کی حمایت کے بجائے مقتول کی حمایت کریں۔ یہ اجلاس برطانوی اقدامات کو دین میں مداخلت تصور کرتے ہوئے سعودی حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسلامی احکام کے سلسلے میں کسی دباؤ کو قبول نہ کریں۔

○ یہ اجلاس ملک میں دہشت گردی کی مذمت کرتے ہوئے مولانا انیس الرحمٰن درخواستی رکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اور دیگر علماء کرام کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر دہشت گردی کے روک تھام کیلئے موثر اقدامات کئے جائیں اور مولانا انیس الرحمٰن درخواستی شہید کے قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

○ یہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قادیانیوں کے خلاف سرگرمیوں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے تمام علماء کرام' مسلمانان عالم' تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچانے کیلئے سیاسی وابستگیوں اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہوکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کریں اور شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی قیادت میں مشترکہ جدوجہد کریں۔

○ یہ اجلاس کشمیر کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان کو اپنے بھرپور

تعاون کا یقین دلاتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عالم اسلام کو ساتھ ملا کر مسلمانان کشمیر کی آزادی کیلئے بھرپور اقدامات کریں اور ہندوستان سے کوئی ایسا معاہدہ نہ کریں جس سے کشمیر کی آزادی کا سودا ہوتا ہے اور کشمیر کا مسئلہ مسلمانان کشمیر کے خواہشات کے مطابق حل کیا جائے۔

○ یہ اجلاس فلسطین میں اسرائیل کی جانب سے مسلمانوں پر مظالم اور ان کی بستیاں ڈھا کر اسرائیلی بستیوں کے قیام کی مذمت کرتا ہے اور اقوام متحدہ اور امریکہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسرائیل کو ان مظالم سے روکے بصورت دیگر تمام اسلامی ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فلسطین کے مسلمانوں کو ظلم سے نجات دلانے کیلئے جہاد کا اعلان کریں۔

○ یہ اجلاس اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے اس قدام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ جس میں لیبیا اور عراق کے خلاف بائیکاٹ ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا' یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ لیبیا اور عراق کے خلاف اقتصادی پابندیوں کو ختم کیا جائے۔

○ یہ اجلاس بوسنیا' چیچنیا' برما' الجزائر اور سوڈان کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان ممالک میں امریکہ' عیسائی' روسی مداخلت کو بند کر کے اسلامی ممالک کے مسلمانوں کو آزادی کے ساتھ اپنے ووٹ اور آراء کے مطابق فیصلہ کرنے کی آزادی دی جائے اور ان کے حقوق کی ضمانت دی جائے۔

○ یہ اجلاس حضرت مولانا منظور احمد نعمانی' حضرت مولانا انعام الحسن (امیر تبلیغی جماعت)' حضرت مولانا اظہار الحسن' حضرت مولانا محمد صدیق باندوی' مولانا ضیاء الرحمن فاروقی' حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی' حضرت مولانا فضل محمد اور حضرت مولانا انیس الرحمن درخواستی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی وفات کو امت مسلمہ کیلئے عظیم نقصان قرار دیتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے۔

# کوئٹہ میں تین قادیانیوں کا قبول اسلام

جامعہ اسلامی معارف القرآن و جامع مسجد نیو ٹاؤن تفتان کے خطیب مولانا خدائے نظر کے ہاتھوں تین قادیانی مسمیان (1) چودھری منظور احمد دکاندار تفتان مارکیٹ، (2) محمد علی ٹیلر ماسٹر اور (3) ان کا بھائی مبشر احمد (جس کا اسلامی نام بشیر احمد رکھا گیا ہے) بقائے ہوش و حواس بارضا و رغبت مشرف بہ اسلام ہوئے۔ تینوں کا تعلق پنجاب سے ہے۔ انہوں نے قادیانیت سے مکمل برات کا اعلان کیا اور خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل ایمان لانے کا اعلان کیا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کاذب، دجال اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اس موقع پر ہزاروں مسلمانوں نے ان کیلئے دین اسلام پر استقامت کے لئے دعا کی اور انہیں مبارکباد دی۔ مولانا خدائے نظر نے ان کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کیا۔ نو مسلموں نے اپنے قادیانی والدین اور رشتہ داروں سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔

(حاجی تاج محمد فیروز) کوئٹہ

# ایک پہلو یہ بھی ہے...... ! (1)

31 اگست 1997ء کو پرنس آف ویلز شہزادی ڈیانا فرانس کے شہر پیرس میں کار کے ایک حادثہ میں ہلاک ہو گئیں۔ حادثہ میں شہزادی کے ساتھ مصری مسلمان ڈوڈی الفہد اور ان کا ڈرائیور بھی ہلاک ہو گئے۔ ابتدائی طور پر حادثے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ دونوں گذشتہ رات ڈوڈی الفہد کے ہوٹل ریٹز سے رات کا کھانا کھانے کے بعد واپس جا رہے تھے کہ فوٹو گرافرز کی ایک ٹیم نے جو موٹر سائیکلوں پر سوار تھی' ان کی کالی مرسڈیز گاڑی کا پیچھا شروع کر دیا جس پر ڈرائیور نے گاڑی ایفل ٹاور کے مخالف سمت واقع انڈر پاس میں ڈال دی اور گاڑی کی رفتار بھی تیز کر دی جس سے کار کنٹرول سے باہر ہو گئی اور دیوار سے ٹکرا گئی۔

اب یہ سوال پوری طرح گردش کر رہا ہے کہ کیا ڈیانا اور فہد ہلاک ہوئے یا انہیں ایک PRE-PLANNED گہری سازش کے تحت قتل کیا گیا جس نے 007 فلموں کی یاد تازہ کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ کار میں سوار شہزادی اور ڈوڈی انتہائی تیز رفتاری سے اس لئے نہیں جا رہے تھے کہ وہ فوٹو گرافروں سے بچنا چاہتے تھے بلکہ وہ اپنے پیچھے لگے ہوئے قاتلوں سے خوف زدہ تھے جبکہ برطانوی خفیہ بیوروں نے فرانس کا انتخاب خود کو ذمہ داری سے بچانے کے لئے کیا۔ واردات کے لئے "ڈوڈی کی موجودگی اس لئے ضروری سمجھی گئی تاکہ شہزادی کے لئے برطانوی عوام میں ہمدردی کا جذبہ ٹھنڈا کیا جا سکے۔ لیبیا کے صدر معمر قذافی نے کہا ہے کہ کار کی تباہی کا منصوبہ برطانیہ اور فرانس کی خفیہ ایجنسیوں نے مرتب کیا تاکہ شاہی خاندان کی فرد کی' ایک عرب سے شادی نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ ایک گھٹیا اور بدمعاش ملک ہے جس نے شہزادی کو قتل کروا کر ہولناک جرم کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ انسداد دہشت گردی اور انسانی حقوق کا ڈھونگ رچانا بند کر دیں۔ دنیا کا کوئی بچہ بھی یہ تسلیم نہیں کرے گا کہ یہ ایک محض حادثہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ نے ایک عرب باشندے کو قتل کرنے کا گھناؤنا جرم کیا جو برطانوی شہزادی سے شادی کرنے والا تھا۔ مصر سے شائع ہونے والے نیم سرکاری اخبار "الاہرام" نے برطانوی انٹیلی جنس پر شہزادی ڈیانا کو ہلاک کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اخبار کے کالم نگار انیس منصور کا کہنا ہے کہ شہزادی ڈیانا نے برطانوی تخت کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک مسلمان عرب ڈوڈی الفہد کا انگلستان کے مستقبل کے بادشاہ کا سوتیلا باپ بننا برطانوی انتظامیہ کے لئے زیادہ ہی بھاری ہو جاتا۔ ڈوڈی الفہد کے والد محمد الفہد اور ان کے بھائی ارب پتی تاجر عدنان نے حادثے کی مکمل تحقیقات حاصل کی تھیں جس نے اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ ڈیانا اور ڈوڈی الفہد کو برطانیہ کے بعض لٹیروں نے ہی قتل کیا۔ رپورٹ کے مطابق سب سے پہلے گاڑی کے ٹائر کو باقاعدہ فائرنگ کے ذریعے برسٹ کیا گیا جس کے بعد وہ حادثے کا شکار ہو گئی اور باقاعدہ ٹیک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ایک فرانسیسی ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا موقع فراہم کیا گیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ ڈیانا اور ڈوڈی الفہد دونوں کے شادی میں سنجیدہ ہونے کے بعد برطانوی لٹیروں نے دونوں کا قصہ صاف کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ڈوڈی الفہد کے والد رپورٹ کے مندرجات کو انتہائی خفیہ رکھ رہے ہیں۔ لیکن پورے برطانیہ میں

ڈیانا کے حادثے میں مبینہ ہلاکت کے بارے میں چہ مگوئیاں بدستور جاری ہیں۔ بی بی سی نے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ شہزادی ڈیانا کی موت کے المیے کے پس پشت برطانیہ کے عام آدمی کسی مجرم کا ہاتھ تلاش کر رہے ہیں ان کی موت پر ساری دنیا خراج عقیدت پیش کر رہی ہے لیکن شاہی خاندان اب تک خاموش ہے۔ شاہی محل اور ملکہ برطانیہ کے رویہ پر عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے انہیں ڈیانا کی موت پر ملکہ کے ردعمل پر مایوسی ہوئی' یہ اخبارات کی شہ سرخی ہے کہ ملکہ کہاں ہے اور وہ ہمارے غم میں شریک کیوں نہیں ہے؟ برطانوی عوام کا شاہی خاندان کے خلاف ردعمل بہت شدید ہوا۔ بی وی ای رپورٹ کے مطابق شاہی محل کی جانب سے صرف دو تعزیتی بیان جاری ہوئے' پہلے میں دکھ کا اظہار کیا گیا' جبکہ دوسرے میں لیڈی ڈیانا کا ذکر کئے بغیر عوام کا شکریہ ادا کیا گیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ یہ

سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ڈیانا شاہی خاندان کا فرد تھی' اس کے باوجود اتنی بے رخی کیوں برتی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ملکہ کا دل پتھر کا ہے جو اس المناک واقعہ پر خاموش ہے۔

ادھر حادثہ کی تحقیقات نے اس وقت اچانک نیا موڑ لے لیا جب پولیس نے یہ انکشاف کر کے سب کو چونکا دیا کہ سرنگ میں حادثہ سے قبل ایک اور گاڑی جو غالباً فیٹ تھی' شہزادی کی کار سے ٹکرائی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ جائے حادثہ سے' دوسری کار کی لائٹ کے کچھ شیشے بھی مل گئے ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق شہزادی کی کار پر ایک اور رنگ کے نشانات بھی ہیں جو مرسڈیز کے کلر سے نہیں ملتے۔ تحقیقات کرنے والی پولیس نے اس نئی صورتحال کے حوالے سے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ شہزادی کو ہلاک کرنے کے لئے جان بوجھ کر دوسری گاڑی کار سے ٹکرائی گئی۔ ذرائع کے مطابق پچھلی لائٹ کے ملنے والے شیشے فیٹ کار کے ہیں جو شہزادی کی گاڑی کے جائے حادثہ سے کئی گز پیچھے پڑے ملے ہیں جبکہ دوسری گاڑی کے پینٹ کے نشان مرسڈیز کے سائیڈ کے شیشوں پر موجود ہیں جو ٹیسٹ کے لئے لیبارٹری میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ دوسری طرف ایک جج نے پولیس کو انڈرپاس کی دیوار پر پینٹ کے نشانوں کے تجزیہ کی بھی ہدایت کی ہے تاکہ یہ پتہ چلایا جائے کہ یہ نشان شہزادی کی کار سے لگے یا دوسری گاڑی سے۔

لیکن اس کے برعکس اسلام دشمن مغربی میڈیا نے لوگوں کی توجہ اس سازش سے ہٹانے کے لئے یہ مشہور کر دیا کہ یہ حادثہ ڈیانا کا پیچھا کرنے والے فوٹو گرافروں کی وجہ سے پیش آیا پھر کہا گیا کہ برطانیہ کے مشہور نجومی ایڈورڈ رنے تین دن پہلے بتا دیا تھا کہ ڈیانا مرنے والی ہے پھر یہ کہا گیا کہ کار جس میں حادثہ ہوا ہے' وہ چوری کی تھی۔ پھر یہ شوشہ چھوڑا گیا کہ کار ڈرائیور ہنری پال نے ضرورت سے زیادہ شراب پی ہوئی تھی اور اس کے پاس پولیس لائسنس بھی نہیں تھا' پھر خبر آئی کہ کار ڈرائیور اصل ڈرائیور نہ تھا بلکہ اناڑی تھا۔ پھر یہ کہا گیا کہ شہزادی نے سیٹ بیلٹ نہیں باندھی تھی جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوئی۔ پھر خبر آئی کہ اس حادثے کے واحد گواہ 29 سالہ باڈی گارڈ ازجونز کی زبان کٹ گئی ہے اور وہ بول نہیں سکے گا۔ پھر یہ کہا گیا کہ ہیرے کی وہ انگوٹھی جو ڈیانا نے پہنی ہوئی تھی' وہ منحوس تھی اس لئے حادثہ پیش آیا...... لیکن حقیقت یہ ہے کہ شہزادی ڈیانا کو ایک سازش کے تحت موت کے دروازے پر روانہ کیا گیا۔ بعض حلقے اس خدشے کا اظہار کر رہے ہیں کہ ڈیانا جس تیزی سے اسلام سے متاثر ہو رہی تھی اور اس نے اسلام میں اپنی دلچسپی کا برملا اظہار بھی کرنا شروع کر دیا تھا' جسے برطانیہ کے عیسائی حلقے پسند نہیں کرتے تھے۔ بعض حلقے اس بات کا بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ڈیانا نے جلد اسلام قبول کر لینا تھا اور اگر وقت انہیں مہلت دیتا تو وہ مسلمان ہو جاتیں۔ اسی طرح لیڈی ڈیانا نے اپنی موت سے قبل شادی کے لیے جن لوگوں سے رابطہ کیا' ان میں مسلمان سرفہرست ہیں۔ ڈاکٹر حسنات اور پھر عماد الفہد تک ڈیانا کا سفر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ڈیانا اسلامک کلچر اور مسلمانوں کے قریب آ رہی تھیں جسے برطانیہ کے مذہبی حلقے قطعاً ناپسند کر رہے تھے۔ بعض حلقوں کا دعویٰ ہے کہ ڈیانا نے پہلے ڈاکٹر حسنات سے شادی کا ارادہ کیا۔ حسنات اکثر ویک اینڈ عمر خان کے ساتھ گزارتا تھا۔ عمر خان کی شادی ایک انگریز خاتون جین سے ہوئی تھی جس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اسی خاتون کے باعث ڈیانا کی پاکستانی ثقافت سے دلچسپی بڑھتی گئی۔ برطانوی شاہی خاندان کی دھمکی کے باعث ڈاکٹر حسنات نے ڈیانا کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا' باوثوق ذرائع کے مطابق ڈاکٹر حسنات ڈیانا کے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہو گئے تھے اور انہوں نے اپنے والدین کو بھی رضامند کر لیا تھا۔ ذرائع کے مطابق ڈیانا کے پاکستان آنے سے قبل ہی عمران خان نے حسنات کے والدین سے مل کر ان کو رضامند کر لیا تھا اور ان کی یہ ملاقات ڈیانا کے پاکستان آنے سے پانچ روز قبل ہوئی تھی جسے مکمل طور خفیہ رکھا گیا تھا کیونکہ ڈیانا اور حسنات کی ابتدائی ملاقاتوں پر ہی شاہی خاندان کو شدید اعتراض تھا اور ان دونوں کے تعلقات پر روز اول ہی سے شاہی خاندان کی سیکرٹ سروس کو مامور کیا ہوا تھا جو کہ ان دونوں کی ملاقات کی پل پل کی خبر سے شاہی خاندان کو آگاہ رکھتے تھے۔ عمران خان کے بارے میں جب شاہی خاندان کو یہ رپورٹ ملی کہ وہ ذاتی طور پر حسنات اور ڈیانا' کی شادی میں دلچسپی لے رہے ہیں اور ڈیانا عمران خان کے شوکت خانم میموریل ہسپتال کے دورے کی آڑ میں حسنات کے والدین سے ملنے پاکستان جا رہی ہے تو سیکرٹ سروس کے دو افسران لی جونز اور سٹیفن کو خفیہ طور پر پاکستان صرف اس مشن پر بھیجا گیا' جبکہ حکومت پاکستان کی اعلیٰ شخصیات کو اس سلسلے میں آگاہ کر دیا گیا تھا۔ ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں افسران نے ڈاکٹر حسنات کی فیملی سے مل کر ان کو مجبور کیا کہ وہ اس شادی سے انکار کر دیں انہی دونوں افسران نے لندن میں حسنات سے بھی ملاقات کی تھی اور کہا تھا کہ وہ شاہی خاندان کو بدنام نہ کریں اور اپنے تعلقات شہزادی ڈیانا کے ساتھ ختم کر دیں ورنہ جان سے مارے جائیں گے۔ ساتھ ہی ساتھ سیکرٹ سروس کے افسران نے عمران خان کو بھی باور کروا دیا کہ اگر شادی ہوئی تو عمران بھی شاہی خاندان کے غضب سے نہیں بچیں گے جس کی وجہ عمران نے لندن میں ڈیانا سے ملاقات کی اور کہا کہ حسنات کے والدین اپنی خاندانی روایات کی وجہ سے حسنات کو اپنے خاندان سے باہر شادی کرنے کی اجازت نہیں دے رہے' یہی وجہ تھی کہ ڈیانا نے حسنات کے والدین سے ملاقات کر کے ان کو شادی کے لئے راضی کرنے کی آخری کوشش کی مگر ڈیانا ناکام واپس گئی۔ جب کچھ عرصہ بعد ڈیانا کے علم میں یہ بات آئی کہ ڈاکٹر حسنات اور ان

کے والدین نے شاہی خاندان کی طرف سے ملنے والی دھمکیوں کی بدولت شادی سے انکار کیا ہے تو اس نے فرانسیسی اخبار "لی مونڈے" کے نمائندے "اینکا کوجین" کو انٹرویو میں کہا کہ وہ مسلم خاندانی نظام سے بہت متاثر ہے اور انگلستان میں خاندان کے تباہ ہونے والے نظام کی بحالی میں اسلامی روایات سے مدد لی جاسکتی ہے۔ ڈیانا نے کوجین کو بتایا کہ اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے اور مسلمان جس طرح عورتوں کا احترام کرتے ہیں' اس کا تصور کسی غیر مسلم معاشرہ میں ناممکن ہے۔ ڈیانا نے اینکا کوجین سے کہا کہ مسلمان مرد وفادار ہوتے ہیں اور جن مغربی عورتوں نے مسلمانوں سے شادیاں کیں' ان میں سے زیادہ تر شادیاں کامیاب رہیں۔ ڈیانا نے کہا کہ معلوم نہیں مغربی پریس میری مسلم دوستی پر سیخ پا کیوں ہے۔ یہ میرا نجی معاملہ ہے' میرے اپنے خیالات اور احساسات ہیں۔ میں اسلام سے متاثر ہوں اور اس کا مجھے اعتراف ہے' لیڈی ڈیانا نے کوجین کو بتایا کہ اس نے کئی اسلامی ممالک کا دورہ کیا ہے لیکن اسے جو پیار پاکستان میں ملا اور لوگوں نے جس طرح سے محبت کا اظہار کیا ہے' وہ ناقابل بیان ہے۔ ڈیانا نے کہا کہ پاکستان کے بارے میں بنیاد پرست ملک ہونے کا تاثر ہے لیکن میرے خیال میں یہ غلط ہے۔ ڈیانا کے اس انٹرویو کے بعد شاہی خاندان میں شدید بے چینی پھیل گئی' اس کے بعد خفیہ سروس والے ڈیانا اور حسنات کے ساتھ سائے کی صورت میں لگ گئے اور ڈاکٹر حسنات کو ڈیانا کی نظروں میں گرانے کا ایک خفیہ پروگرام تیار کیا گیا اور اسی سازش کے تحت برطانوی حکومت نے ڈاکٹر حسنات کا سیکنڈل ایک "نرس" کے ساتھ بنا کر اچھالا تاکہ ڈیانا کی نظر میں مسلمان مردوں کی وفاداری کی تصویر کو "مسخ" کر دیا جائے۔ ذرائع کے مطابق ڈیانا نے حسنات کے ساتھ ایک ملاقات میں جو لندن کے بچوں کے ہسپتال میں ہوئی تھی' حسنات سے نرس سکینڈل کا گلہ کیا جس کے جواب میں حسنات نے شاہی خاندان کے دباؤ اور خفیہ سروس والوں کی بات تفصیل سے بتا دی جس پر ڈیانا کو یقین ہو گیا کہ یہ سارا ڈھونگ شاہی خاندان کا پھیلایا ہوا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ جب شاہی خاندان اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود حسنات اور ڈیانا کے تعلق کو ختم کرنے میں ناکام ہو گیا تو اسلام آباد میں برطانوی سفارت کار کی خدمات حاصل کی گئیں جنہوں نے سابق حکمرانوں میں سے ایک اعلیٰ شخصیت سے ملاقات کی اور اس دوستی کے رشتے کو شادی میں تبدیل ہونے سے قبل ہی ختم کر دیا گیا اور برطانوی خفیہ نے ڈیانا کی مسلم معاشرہ میں داخل ہونے کی خواہش کو پورا نہ ہونے دیا مگر ڈیانا نے مسلم معاشرے کو اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ "ڈیلی میل" کے شاہی نامہ نگار نے لکھا کہ شہزادی ڈیانا نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں بڑی پیمانے پر تبدیلی کا فیصلہ کیا ہے۔ بعض جرائد میں اس سے منسوب ایک جملے نے شاہی محل کو متوحش کر دیا تھا۔ یہ جملہ جو کئی اخبارات و جرائد میں شائع ہوا اس طرح تھا:

"I WILL SOON SHOCK THE WORLD, THE NEXT I DO."

(میں آئندہ جو قدم اٹھانے والی ہوں اس سے پوری دنیا صدمے سے دوچار ہو جائے گی)

اس کا اشارہ واضح طور پر شاہی محل کی طرف تھا جو ایک مسلمان سے اس کی شادی کی صورت [illegible]ب نسب کے اعتبار سے ہل کر رہ جاتا کیونکہ برطانیہ کے آئندہ بادشاہ ولیم (ڈیانا کا بڑا بیٹا) کا سوتیلا باپ ایک مسلمان ہوتا اور اگر شہزادی بھی اسلام قبول کر لیتی جس کا وہ ایک دو بار ڈھکے چھپے لفظوں میں عندیہ دے چکی تھی تو مستقبل کے تاج برطانیہ' کی ماں بھی مسلمان ہوتی اور شاہی خاندان کے حسب نسبت کا گوشوارہ بنانے والے مورخ یقیناً ایک بہت بڑے مخمصے کا شکار ہو جاتے۔ چنانچہ شاہی محل کے اشارے پر برطانیہ کی سب سے بڑی خفیہ ایجنسی ایم سکس حرکت میں آ گئی۔ پوری دنیا میں اب اس نظریے کو تقویت مل رہی ہے کہ لیڈی ڈیانا کی جدید ترین کار میں کہیں دانستہ ایسی خرابی تو نہیں کی گئی' جس کے باعث ڈرائیور اس پر قابو نہ پاسکا اور ڈیانا ہمیشہ کے لئے ماضی کا حصہ بن گئی اور برطانیہ اس پریشانی سے بھی بچ گیا جو اسے' ان کے بادشاہ کی مسلمان ماں ہونے پر ہوتا۔

(جاری.....)

## انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ ھرا تحصیل وزیر آباد

امیر: ماسٹر محمد افضل صاحب' ناظم: ماسٹر ذوالفقار علی صاحب' ناظم تبلیغ: محمد نواز صاحب' ناظم نشرواشاعت: صوفی اصغر علی صاحب' خازن: سید حفیظ اللہ شاہ حسینی صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: ماسٹر ذوالفقار علی صاحب

ادارہ

# قادیانی شبہات کے جوابات

سوال نمبر۱۸:۔ اگر کوئی شخص مرزا قادیانی کی گستاخیوں کو دیکھ کر اس کو خنزیر کہہ دے تو کیا اس کو ایسا کہنا درست ہوگا؟

جواب نمبر۱:۔ قرآن مجید کی نصی قطعی ہے کہ نافرمان لوگوں کے لئے قرآن مجید میں **اولئک کالانعام بل هم اضل** ہے پس جانوروں میں خنزیر بھی شامل ہے تو قرآن کی نص قطعی سے ثابت ہوا کہ مرزا اور اس جیسے اور لوگوں کو خنزیر جیسے جانوروں سے تشبیہہ دے دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

جواب نمبر۲:۔ خنزیر تو کیا مرزائی خنزیروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں اس لئے کہ اگر کہیں اسلامی حکومت قائم ہو تو اس میں خنزیر پالنا جرم ہوگا لیکن دور دراز کے جنگلوں میں خنزیر کو تلاش کر کے قتل کرنا اسلامی مملکت کے ذمہ نہیں مل جائے تو قتل کر دو تلاش کر کے قتل کرنا ضروری نہیں جبکہ مرتد اور زندیق کو تلاش کر کے قتل کرنا اسلامی حکومت کے ذمہ ہے اس لئے کہ خنزیر سانپ بچھو وغیرہ جان کے دشمن ہیں اور زندیق و مرتد ایمان کے دشمن ہیں جس طرح جان سے ایمان قیمتی ہے اسی طرح ان متذکرہ جانوروں سے زندیق و مرتد اور زیادہ خطرناک ہیں اور یہی حکم قادیانی و قادیانیوں کا ہے۔

جواب نمبر۳:۔ قادیانی ہم پر الزام لگانے سے قبل یہ کیوں نہیں سوچتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی کتاب نجم الہدیٰ صفحہ ۱۵ پر اپنے دشمنوں کو جنگل کا خنزیر کہا ہے۔ اگر مرزا اپنے مخالفین کو خنزیر کہے تو قادیانیوں کے لیے شریعت اور اگر مسلمان جواب آں غزل کے طور پر یہ اعزاز مرزا قادیانی کو واپس کر دیں تو قابل اعتراض آخر یہ دوہرا معیار کیوں؟

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

سوال نمبر۱۹:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام دمشق میں نازل ہوں گے اسرائیل بیت المقدس جائیں گے وہ پھر وہاں سے قتل دجال کے بعد مکہ مکرمہ سعودی عرب تشریف لائیں گے تو ان کے نیشنلٹی کس ملک کی ہوگی پاسپورٹ این او سی زر مبادلہ کا کیا بنے گا؟

جواب:۔ اس اشکال کا حل بھی تعلیمات اسلامیہ میں موجود ہے مشکوٰۃ شریف باب نزول مسیح ص ۴۷۹ متفق علیہ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

ان ینزل فیکم ابن مریم حکما" عدلا" وہ حاکم ہوں گے اور حاکم بھی مرزا قادیانی کی طرح انگریز کے مدح سرا اور انگریز کی خوشامد اور لجاجت کی تجالت میں غرق نہ ہوں گے نہ ہی ملکہ وکٹوریہ کو برطانیہ میں خط لکھیں گے کہ تو زمین کا نور ہے اور میں زمین کا نور ہوں۔ تیرے وجود کی برکت و کشش نے مجھے اوپر سے نیچے کھینچ لیا ہے (ستارہ قیصریہ' تحفہ قیصرو اور گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ملحقہ تریاق القلوب) جس میں جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو فرض اور خود کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا قرار دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہیں ہوں گے وہ حاکم عادل ہوں گے ان کے نزول کے وقت

یھلک کلھا الاملتہ واحدہ الاوھی الاسلام تمام ملتیں اور ادیان باطلہ مٹ جائیں گے دین اسلام کی برتری اور شاہی ہوگی۔ پوری دنیا پر اسلام کا جھنڈا ہوگا۔ پوری دنیا اسلام کی وحدت و اکائی اور ون یونٹ میں پروئی ہوگی اور اس کے حکمران حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت خلیفہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ تو جب قیامت سے قبل نزول مسیح کے وقت تمام دنیا اسلام کے زیر نگیں ہوگی اور اس کے حکمران عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے تو ان سے اس وقت پاسپورٹ اور ویزا کی بحث کرنی عقل اور نقل کے خلاف ہے۔

سوال نمبر ۲۰ :۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیروں کو قتل کریں گے کیا خنزیر کو قتل کرنا ان کی شان کے خلاف نہیں؟

جواب :۔ مسئلہ کو اس کی حقیقت کی روشنی میں صحیح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اس سے صورت حال واضح ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ خود خنزیروں کو قتل نہیں کریں گے بلکہ ان کی تشریف آوری کے بعد جب دنیا میں خنزیر کھانے والی اور اس کا ریوڑ پالنے والی قوم نہ رہے گی بلکہ وہ مسلمان ہوجائیں گے تو ان کے مسلمان ہوجانے پر جو لوگ خنزیر پالنے والے تھے۔ وہی اس کو مٹانے والے ہوں گے کیونکہ قتل خنزیر کا سبب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ آپ کے حکم سے خنزیر قتل کئے جائیں گے اور آپ کے زمانہ بعد نزول میں یہ سب کچھ ہوگا۔ اس لئے قتل کی نسبت آپ کی طرف کردی گئی۔ مثلا" جنرل محمد ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی حالانکہ پھانسی کا فیصلہ کرنے والا مشتاق احمد چیف جسٹس لاہور تھا اور پھانسی کا پھندا گلے میں ڈال کر بھٹو کو لٹکانے والا تارا مسیح مشہور جلاد تھا۔ مگر بایں ہمہ نسبت پھانسی کی جنرل ضیاء الحق کی طرف کی جاتی ہے اور کی جائے گی کہ یہ سب کچھ ان کے عہد اقتدار میں ہوا حالانکہ اس نے خود پھانسی نہیں دی اسی طرح جنرل ایوب خان نے ۶۵ کی پاک بھارت جنگ میں فتح حاصل کی حالانکہ لڑنے والے فوجی تھے ایوب کے حکم سے اس کے زمانہ میں فتح ہوئی اس لئے فتح کی نسبت ایوب خان کی طرف کی جائے گی۔ یا بھٹو نے مرزائیت کو اقلیت قرار دیا حالانکہ اقلیت کا ریلیشن کرنے والی اسمبلی تھی مگر اسکے زمانہ میں ہوا اس لئے اسکی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ اسی طرح خنزیر عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قتل ہوں گے مگر یہ برائی آپ کے زمانہ بعد از نزول میں اختتام پزیر ہوگی اس لئے اسکا کریڈیٹ احادیث میں آپ کو دیا گیا تو ایک برائی کو ختم کرنا اچھا فعل ہے نہ کہ قابل

ملامت و باعث اعتراض۔ پھر کیا آپ نے بھی یہ بھی سوچا کہ قتل تو خنزیر ہوں گے مگر پریشان قادیانی جماعت ہے آخر کیوں اور اگر قتل خنزیر سے بقول قادیانیوں کے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین لازم آتی ہے تو پھر قادیانی جماعت کے مفتی صادق کی کتاب ذکر حبیب میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی کے ایک مرید نے شکایت کی کہ لوگ مجھے کتا مار پیر کہتے ہیں اس پر مرزا قادیانی نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے خدا نے مجھے سور مار کہا ہے۔

(ذکر حبیب ۱۴۴)

اس طرح تحفہ گولڑویہ ۲۱۳ روحانی خزائن ۳۱۹ ج ۱۷ پر اپنے آپ کو سور مارنے والا ہے ۔۔ ان دونوں حوالہ جات میں مرزا قادیانی نے وہی بات کہی جو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باعث ملامت بتاتے ہیں اگر ان کے لئے باعث ملامت ہے تو اسکے لئے کیوں نہیں اب ایک اور امر کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ ص ۴۲۵/۴۲۴ ج ۵ روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۵۸ پر لکھا ہے۔

ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی تعلیم میں خنزیر خوروں اور تین خدا بنانے کا حکم اب تک انجیلوں میں نہیں پایا جاتا اسی طرح تورات میں بھی ہے کہ سور مت کھانا اور حقیقۃ الوحی کے ص ۲۹ روحانی خزائن ص ۳۱ ج ۲۲ پر لکھتا ہے کہ

عیسیٰ علیہ السلام اگر آئیں گے تو سور کا گوشت کھائیں گے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

نیز براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ۲۱۳ کے حاشیہ پر مرزا قادیانی نے لکھا کہ

عیسیٰ علیہ السلام کے کشمیر چلے جانے کے بعد پولیسی نے ان کی تعلیمات میں تحریف کر کے خنزیر جیسے ابدی حرام جانور کو حلال کر دیا۔

فرمایئے خود ہی مرزا نے لکھا کہ شریعت عیسوی میں خنزیر خوری منع اور ابدی حرام ہے اور پھر خود لکھا کہ وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے تو سور کا گوشت کھائیں گے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

ایک چیز جو باقرار مرزا عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جائز نہیں اس کی نسبت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کرنا توہین نبوت ہے یا نہ۔ حقیقۃ الوحی ۲۹ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۳۱ کی عبارت یہ ہے۔

”یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے جانے کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسہ کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب لوگ عبادت کے لئے بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پیئے گا۔ اور سور کا گوشت کھائے گا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اور اسلام کے حلال اور حرام کی کچھ پروا نہیں رکھے گا کیا کوئی عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن پھر باقی رہے یہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی ایسا بھی آئے گا۔“

حوالہ نمبر ۲ سیرت المہدی ج ۳ ص ۲۹۱۔ ۲۹۲ پر ہے کہ ”مسیح موعود (مرزا) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور لوگ اس کو ملنے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سور مارنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ

یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر فرماتے (مرزا) تھے کہ ایسے شخص کی آمد سے سانپوں اور گنڈیوں (حرام خور) کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کرکے آپ (مرزا) بہت ہنستے تھے یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ (مرزا) کی آنکھوں میں پانی آجاتا تھا۔"

اندازہ فرمایئے کہ مرزا صاحب مارے خوشی کے جس مفروضہ پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں اس مضمون کا کہیں احادیث میں ذکر ہے یا یہ کہ یہ صرف اور صرف مرزا قادیانی کی خود ساختہ مفروضہ و موضوعہ کہانی ہے جو اس کے خبث باطن کی مظہر ہے۔

سوال ۲۱:۔ مرزائی کہتے ہیں کہ جب مرزا نے صاف لکھ دیا ہے کہ یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ اب وہ جس بات کو خود غیر معقول کہہ رہے ہیں آپ اسی کو کیوں ملزم ٹھہراتے ہیں یہ تو انصاف کا خون ہے۔

جواب:۔ مرزا قادیانی کی یہ عبارت اردو ہے اردو جاننے والے دنیا میں کروڑوں انسان رہتے ہیں کسی سے اس کا مفہوم پوچھ لیں۔ مرزا یہ لکھتا ہے کہ یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے یعنی یہ کہ وہ نہیں آئے گا اس کا آنا عقل کے خلاف اور غیر معقول بات ہے کیونکہ اگر وہ آئے تو (نمبر۱) مسجد کی بجائے کلیساء کو جائے گا' (نمبر۲) مسلمان قرآن پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول کر بیٹھے گا' (نمبر۳) مسلمان بیت اللہ کی طرف اور وہ بیت المقدس کی طرف رخ کرے گا' (نمبر۴) شراب پئے گا' (نمبر۵) سور کا گوشت کھائے گا' (نمبر۶) اسلام کے حلال و حرام کی پابندی نہیں کرے گا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا اسکا آنا غیر معقول ہے کیونکہ اگر وہ آئے گا تو اسکو یہ کام کرنے ہوں گے۔ ان کے باعث وہ کہتا ہے کہ ان کا آنا غیر معقول ہے اب فرمایئے کہ ایک ایسی چیز مثلاً" خنزیر جو عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں بھی بقول مرزا منع ہے تو کیا عیسیٰ علیہ السلام آکر ایک حرام چیز کو کھانا شروع کردیں گے۔ یہ وہ قادیانی تعلیمات ہیں جس کی بنیاد پر ہم اس کے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں باقی رہا مرزا قادیانی کا یہ اعتراض کہ مسلمان جب بیت اللہ کی طرف رخ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف منہ کرے گا۔ اس کا بھی احادیث میں جواب موجود ہے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے دجل و فریب کذب و تلبیس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں جواب عنایت فرمایا ہے۔ اب یہ کہ وہ بیت المقدس کی طرف رخ کرے گا اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں یہ جواب موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پہلی نماز حضرت مہدی کی اقتدا میں ادا فرمائیں گے۔ جبکہ باقی نمازیں عیسیٰ علیہ السلام خود پڑھائیں گے حضرت مہدی علیہ السلام حضورؐ کے امتی ہیں امتی ہونے کے ناطے سے ان کا رخ بیت اللہ کی طرف ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے مقتدی ہیں تو کیا عقلاً" و شرعاً" یہ ممکن ہے کہ امام کا رخ بیت اللہ کی طرف اور مقتدی کا بیت المقدس کی طرف

سوال ۲۲:۔ علامات مسیح و مرزا قادیانی سے متعلق بحث۔

جواب:۔ احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے متعلق ۱۸۰ علامات ہیں جو موجودہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح کے ساتھ بطور ضمیمہ کے شائع ہوئی ہیں۔جس کا اردو ایڈیشن علامات قیامت اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے عام ملتا ہے یہ ترجمہ مولانا رفیع عثمانی نے کیا ہے' ان علامات میں چند ایک پیش خدمت ہیں۔

نمبر۱:۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا آنے والے کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہوگا مرزا کا نام غلام احمد قادیانی تھا آنے والا بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ مرزا قادیانی کے چھ فٹ کا باپ غلام مرتضیٰ نامی ایک شخص باپ بیان کیا جاتا ہے۔

نمبر۲:۔ آنے والے کا لقب مسیح اللہ روح اللہ کلمۃ اللہ ہے مرزا کا لقب کوئی نہ تھا یا زیادہ سے زیادہ وہی سور مار جس کا حوالہ پہلے گزر چکا ہے۔

نمبر۳:۔ آنے والے کی والدہ کا نام مریم ہے اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا اس کا لقب گھسیٹی مشہور عام ہے۔

نمبر۵:۔ آنے والے کی والدہ کی عصمت و عفت کی قرآن مجید نے گواہی دی مرزا قادیانی کی ماں کی کہانی اس وقت کے لوگوں کو معلوم ہوگی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مگر جس کا بیٹا اتنا مقدر والا تھا کہ اس کے صاحبزادے مرزا محمود کو مرزا کے ایک مرید جو اس کو خط میں مسیح موعود لکھتے ہیں اور پھر وہ خط مرزا محمود نے اپنے خطبہ جمعہ میں لوگوں کو سنایا اور پھر مرزائی اخبار الفضل قادیان مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء کو ص ۷ کالم نمبر ایک پر شائع ہوا جس میں ہے کہ

حضرت مسیح ولی اللہ ہے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کیا کرتے ہیں معاذ اللہ۔ اگر انہوں نے کبھی زنا کرلیا تو اس میں کیا حرج ہے۔

یہ چراغ بی بی کے صاحبزادے کے کمالات ہیں تو غرض یہ کہ مرزا قادیانی میں ایک نشانی بھی عیسیٰ علیہ السلام والی نہ پائی جاتی تھی۔

نمبر۶: اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے یہ ماں کے پیٹ سے نکلا۔

نمبر۷: وہ فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر آئیں گے اسے دائی نے وصول کیا۔

نمبر۸: عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو ان کے سر کے بالوں سے پانی۔ ٹپکتا ہوگا گویا غسل کرکے آئے ہیں جبکہ مرزا نفاس کے خون میں لت پت تھا۔

نمبر۹: مسیح علیہ السلام نے تشریف آوری کے وقت دو چادریں پہن رکھی ہوں گی جبکہ مرزا پیدائش کے وقت الف ننگا تھا۔

نمبر۱۰: مسیح علیہ السلام تشریف آوری کے وقت خوش و خرم ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی چیں چیں کرتا ہوا تھا۔

غرض یہ کہ ۱۸۰ علامات میں سے کوئی ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہ پائی جاتی تھی کہ مرزا حضرت مسیح کے ساتھ کسی قسم کی مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

سوال نمبر ۲۳: مرزائی کہتے ہیں کہ اخبار الفضل کی عبارت مرزا قادیانی پر الزام ہے زنا کا۔

جواب: الزام ہم نے مرزا پر لگایا نہیں پڑھ کر سنایا ہے اس پر زنا کا الزام تو اس کے مرید نے جو اس کو مسیح موعود اور ولی اللہ لکھتا ہے اس نے لگایا اور اس کے مقدس بیٹے نے پڑھ کر خط سنایا۔ ہم جس وقت یہ حوالہ دیتے ہیں تو مرزائی اس سے بہت چیں بہ جبیں ہوتے ہیں لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم صرف حوالہ دیتے ہیں اگر یہ حوالہ پڑھنا قصور ہے تو سب سے بڑا قصوروار مرزا محمود تھا اور جس نے خط پڑھ کر سنایا خط لکھنے والا مرزائیوں کا اپنا آدمی تھا جس نے خط میں مرزے کو ولی اللہ اور مسیح موعود لکھا ہے اس کا مرزے کو مسیح موعود اور ولی اللہ لکھنا دلیل اس بات کی ہے کہ وہ آدمی ہمارا نہیں مرزائیوں کا تھا۔ اور وہ یہ لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کبھی کبھی (ذائقہ بدلنے کے لئے) زنا کرلیا کرتے تھے۔

## انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ٹھٹھہ شمسہ تحصیل حافظ آباد

امیر: محمد آصف صاحب، ناظم: محمد زمان صاحب، ناظم تبلیغ: شبیر احمد صاحب، ناظم نشرواشاعت: شبیر حسین صاحب، خازن: فدا حسین صاحب، نمائندہ مجلس عمومی: طارق محمود صاحب

## انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ موسی والا ڈسکہ

امیر: حافظ غلام مرتضی صاحب، ناظم: حاجی ریاست علی صاحب، ناظم تبلیغ: طارق محمود صاحب، ناظم نشرواشاعت: مدثر نذیر صاحب، خازن: کیپٹن فرید الدین صاحب، نمائندہ مجلس عمومی: حافظ غلام مرتضی صاحب

## انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ڈسکہ

امیر: مولانا عبداللطیف مسعود صاحب، ناظم: مولانا شجاع اللہ عثمانی صاحب، ناظم تبلیغ: مولانا غلام مرتضی صاحب، ناظم نشرواشاعت: حافظ غلام مصطفی صاحب، خازن: حاجی محمد آصف صاحب، نمائندہ مجلس عمومی: شیخ عبدالحق صاحب، حاجی محمد آصف صاحب

## انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنجن کسانہ تحصیل کھاریاں

امیر: مولانا محمد اختر صاحب، ناظم: مولانا محمود الحسن صاحب، ناظم تبلیغ: مولانا خالد محمود صاحب، ناظم نشرواشاعت: مولانا ضمیر شاہ صاحب، خازن: حافظ شہباز احمد صاحب، نمائندہ مجلس عمومی: مولانا قاری محمد اختر صاحب

محمد حنیف ساجد

# سراج الائمہ امام ابو حنیفہ رح

امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا نام نعمان' والد کا نام ثابت' کنیت ابو حنیفہ' اور لقب امام اعظم ہے' آپ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی' مرکز علم کوفہ آپ کا مولد و مسکن ہے بیس سال کی عمر میں تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوئے علم ادب' علم النساب اور علم کلام کی تحصیل کے بعد علم فقہ کی تحصیل کی غرض سے فقیہہ وقت امام حماد کے حلقہ درس میں شریک ہو گئے۔

امام حمادؒ آپ کے خاص الخاص مربی و استاد تھے ان کے علاوہ آپ کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے' علامہ کروریؒ نے آٹھ سو فقہاء و محدثین اور صوفیا مشائخ کو آپ کے تلامذہ میں شمار کیا ہے۔

تاریخ ابن خلقان میں ہے کہ امام ابو حنیفہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور عموماً" رات کو تمام قرآن مجید ایک رکعت میں پڑھ لیا کرتے تھے' (وضیات الاعیان ص ۴۱۳' ج ۵)

امام فخرالدین رازیؒ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ کا ایک مجوسی پر کچھ قرضہ ہو گیا تھا ایک روز امام صاحب اس مجوسی کے گھر مطالبہ کے لئے گئے' جب اس کے مکان کے دروازے کے قریب پہنچے تو امام ابو حنیفہ کے جوتے کو اتفاقاً" کچھ نجاست لگ گئی' آپ نے اس نجاست کو دور کرنے کی غرض سے جوتا جھاڑا تو کچھ نجاست اڑ کر مجوسی کی دیوار کو لگ گئی' اس صورتحال سے امام صاحب بڑے رنجیدہ ہوئے اور دل میں سوچا کہ اگر میں اس نجاست کو اسی طرح رہنے دیتا ہوں تو یہ دیوار قبیح ہو جائے گی اور اگر اس کو کریدتا ہوں تو اس سے دیوار کی مٹی گر پڑے گی اور مالک مکان کو نقصان ہو گا' چنانچہ آپ نے مجوسی کے مکان کو کھٹ کھٹایا جس پر ایک لونڈی باہر آئی آپ نے اس کو کہا کہ اپنے مالک کو خبر کر کہ ابو حنیفہ دروازے پر کھڑا ہے لونڈی کے کہنے پر مجوسی گھر سے باہر نکلا' امام ابو حنیفہ نے قرض کا مطالبہ کرنے کی بجائے نجاست کو صاف کرنے کا طریقہ دریافت کرنا شروع کر دیا' مجوسی نے امام ابو حنیفہ کا یہ ورع و تقویٰ اور زہد و کمال دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

(حدائق الحنفیہ' ص ۶۷)

امام قرطبیؒ نے سورۃ التین کی بحث میں لکھا ہے کہ خلیفہ ابو جعفر منصور کے دربار کا رئیس عیسیٰ بن موسیٰ نے اپنی بیوی سے فرط محبت میں کہا کہ انت طالق ثلاثا ان لم تکونی احسن من القمر کہ تجھ پر تین طلاقیں ہیں اگر تو چاند سے زیادہ حسین نہ ہو' بیوی نے یہ جملہ سنا تو اٹھ کر پردہ میں چلی گئی کہ شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے عیسیٰ بن موسیٰ صبح کے وقت خلیفہ ابو جعفر منصور کے دربار میں حاضر ہوا اور اپنا قصہ سنایا اور اپنی بے پناہ پریشانی کا اظہار کیا منصور نے شہر کے فقہاء کو جمع کیا اور مذکورہ مسئلہ کا حل پوچھا تو سب علماء نے جواب دیا کہ طلاق ہو

گئی کیونکہ چاند سے زیادہ حسین ہونے کا کسی انسان کیلئے امکان ہی نہیں' مگر ایک عالم جو امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں سے تھے خاموش بیٹھے رہے اور دیگر فقہاء سے موافقت نہ کی' منصور نے پوچھا حضرت آپ کیوں خاموش بیٹھے ہیں' تب یہ عالم بولے اور جواب میں بسم اللہ پڑھ کر سورۃ التین کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کا احسن تقویم میں ہونا بیان فرمایا ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہم نے انسان کو بہت ہی خوبصورت سانچہ میں پیدا کیا ہے۔ خالق حقیقی کی نظر میں اور قرآن کی رو سے دنیا کی کوئی شے بھی انسان سے زیادہ حسین نہیں یہ سن کر تمام علماء حیران ہو گئے اور کوئی مخالفت نہیں کی خلیفہ منصور نے انہیں کے فتویٰ پر عمل کیا۔ اور فتویٰ دیا کہ کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی۔ (معارف القرآن ص ۷۷۵' ج ۸۔ بحوالہ قرطبی)

ایک رومی دانشمند خلیفہ ابو جعفر کے دربار میں حاضر ہوا اور بڑے طمطراق سے کہا کہ میرے پاس ایسے تین سوال ہیں کہ آپ کی سلطنت کے علماء بھی جمع ہو کر ان کا جواب نہیں دے سکتے' خلیفہ حیران ہوا اس نے اعلان کرا دیا چنانچہ تمام علماء عظام آئمہ کبار' اور بڑے بڑے فقہاء جمع ہوئے امام اعظم ابو حنیفہؒ بھی تشریف لائے' جب سب علماء آ موجود ہوئے تو رومی دانشمند نے منبر پر چڑھ کر علماء اسلام کو علی الترتیب اپنے تین سوال پیش کئے۔

پہلا سوال :۔ یہ بتاؤ کہ خدا تعالیٰ سے پہلے کیا تھا؟ کون تھا؟

دوسرا سوال :۔ یہ بتاؤ کہ خدا تعالیٰ کا رخ کدھر ہے؟

تیسرا سوال :۔ یہ بتاؤ کہ اس وقت خدا تعالیٰ کیا کر رہا ہے؟

واقعتاً بظاہر بڑے پریسان کن سوالات تھے تمام مجمع پر سکوت طاری تھا سب جواب کی سوچ رہے تھے کہ امام ابو حنیفہؒ آگے بڑھے اور رومی دانش مند سے کہا کہ آپ نے منبر پر چڑھ کر سوالات بیان کئے ہیں تو مجھے بھی ان کے جوابات منبر پر بیٹھ کر دینا چاہئے لہٰذا اب تم منبر سے نیچے اتر آؤ' رومی دانش مند منبر سے نیچے اتر آیا تو امام ابو حنیفہؒ منبر پر تشریف لے گئے اور امام صاحبؒ نے حسب ذیل جواب دئے۔

پہلے سوال کے جواب میں امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ گنتی شمار کرو' رومی نے دس تک گنتی شمار کی' امام صاحبؒ نے فرمایا کہ دس سے پیچھے کی طرف الٹی گنتی کر' رومی نے ۱۰ سے ۸/۹ تا ایک تک گنتی کی' تو رومی ایک پر آ کر رک گیا امام صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک سے پہلے شمار کرو' رومی نے کہا کہ ایک سے پہلے کوئی عدد نہیں ہے' امام صاحبؒ نے فرمایا کہ جب ایک مجازی سے پہلے کوئی چیز نہیں ہو سکتی تو پھر واحد حقیقی معنوی سے پہلے کس طرح کوئی چیز متحقق ہو سکتی ہے تو خدا بھی ایک ہے اس سے پہلے بھی کچھ نہیں دوسرے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ایک شمع لے کر آؤ' شمع منگوا کر اس کو روشن کر کے رومی دانشمند کے سامنے کر دی اور پوچھا کہ اس کا رخ کدھر ہے رومی دانش مند نے کہا سب کی طرف امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ شمع تلوق ہے اس کے رخ کے تعین سے آپ عاجز ہیں تو خالق کے رخ کے تعین میں بے چارے [illegible] کیا دخل خدا کا رخ بھی ہر طرف

تیرے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اس وقت خدا تعالیٰ نے تجھے منبر سے نیچے اتار دیا اور مجھے منبر پر بیٹھنے کی عزت بخشی رومی دانش مند نے جوابات سنے تو شرمندہ ہوا اور راہ فرار اختیار کی۔۔ عقود الجمان ص ۲۸۴)

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے دل میں استاد کے احترام اور عظمت کا یہ عالم تھا کہ جب تک زندہ رہے استاد کے گھر کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں سوئے۔ (عقود الجمان ص ۲۸۱)

آپ کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر کروڑہا رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)۔

کلیوں کو میں خون جگر دے کر چلا ہوں
صدیوں مجھے گلشن کی فضاء یاد کرے گی

## انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ نلی ضلع خوشاب

امیر۔ مولانا قاضی محمد احمد رضا' ناظم قاضی محمد طیب' ناظم تبلیغ قاضی محمد ابو بکر۔ ناظم نشرو اشاعت۔ محمد اجمل۔ خازن۔ حاجی محمد اشرف۔ نمائندہ مجلس عمومی قاضی محمد احمد رضا۔ قاضی محمد طیب

## انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ

امیر۔ عبد الرحمٰن عثمانی۔ ناظم قاری طاہر محمود عثمانی۔ ناظم تبلیغ حافظ عطا محمد۔ ناظم نشرو اشاعت۔ مولوی محمد یعقوب۔ خازن حاجی محمد یامین۔ نمائندہ مجلس عمومی عبد الرحمن عثمانی' قاری طاہر عثمانی' مولوی محمد یعقوب

## انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگہ ضلع خوشاب

امیر۔ مولوی محمد افضل صدیق' ناظم حافظ میاں محمد ماسٹر' ناظم تبلیغ محمد فاضل شارق' ناظم نشرو اشاعت حافظ شیر محمد' خازن قاری محمد امین' نمائندہ مجلس عمومی حکیم ماسٹر محمد فاضل شارق

## انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ نکدر ضلع سرگودھا

امیر۔ مولانا محمد رفیق صاحب' ناظم جمال عبد الناصر' ناظم تبلیغ مولانا محمد ذکاء اللہ' ناظم نشرو اشاعت حاجی نذیر

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ضلع سبی کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ضلع سبی کا اجلاس جمعیت علماء اسلام ضلع سبی کے جنرل سیکرٹری مولوی عطاء اللہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ اجلاس میں ضلع سبی کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے منتخب عہدیداروں نے شرکت کی۔ بقیہ ص ۴۴ پر دیکھیں

جماعتی سرگرمیاں

# ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد

ایچ ساجد اعوان

ایبٹ آباد (     ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کی زیر سرپرستی تحفظ نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ۲۱ ستمبر بروز اتوار مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں ایک فقید المثال ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس ختم نبوت کانفرنس کی صدارت حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے کی جبکہ خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خان صاحب (لاہور) شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب فاتح ربوہ مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب حرکت الانصار کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمٰن خلیل اور مولانا محمد اکرم طوفانی نے ایمان افروز اور وجد آفرین خطابات کئے جبکہ شاعر اسلام سید سلمان گیلانی شرکاء کانفرنس کے قلوب گرماتے رہے۔

ظہر کی نماز کے بعد کانفرنس کا آغاز حافظ ارشاد کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا اما بعد نعت شریف سید سلمان گیلانی صاحب نے پڑی۔ خطبہ استقبالیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے امیر مولانا شفیق الرحمٰن صاحب نے پیش کرتے ہوئے اس امر کا اعادہ کیا کہ ایبٹ آباد میں ہم قادیانیوں کے پاؤں نہیں جمنے دیں گے باوجود اس کے کہ وہ ہمیشہ سے ایبٹ آباد کو گرمائی ربوہ بنانے کے خواہشاں رہے ہیں انہوں نے کہا اکثر قادیانی یہاں سے بھاگ چکے ہیں اور باقیوں کو بھی چین نصیب نہیں ہے وہ ہمہ وقت کسی نہ کسی طور اپنی ارتدادی مہم چلانے میں مصروف رہتے ہیں مگر اس خلاف قانون عمل کے نتیجے میں دھر لئے جاتے ہیں اور پھر فرار کا راستہ اختیار کرتے ہیں اور بیرون ملک جا کر سیاسی پناہیں حاصل کرتے ہیں اور پاکستان پر طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں اور ملک عزیز کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔

مولانا اللہ وسایا صاحب نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اس کے تحفظ کی خاطر صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا صحابہؓ نے اپنے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کرا کے ختم نبوت کا تحفظ کیا انہیں دہکتی آگ میں ڈالا گیا مگر ان کے پایہ اثبات میں لغزش نہ آئی۔ مسلمانو! صحابہؓ کا نام لینے والو! عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے یہ دور پھر صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کا متقاضی ہے' انہوں نے کہا بہت سے ظالم اور جابر حکمران آئے اور گئے مگر بحمد للہ امت نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر حرف نہیں آنے دیا اور نہ ہی آئندہ کسی شیطان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قیامت تک ختم نبوت کا دفاع جاری رہے گا۔

مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے ناموس رسالت کے قانون پر سختی سے عملدرآمد کو ہی پاکستان کی فلاح و کامیابی قرار دیا۔ انہوں نے کہا ناموس رسالت کا مسئلہ کروڑوں کھوٹہ پلانٹوں سے زیادہ حساس اور اہم ہے ناموس رسالت کا تحفظ کرلو کوئی مائی کا لال پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکے گا ملک عزیز کا بچہ بچہ دفاع وطن کے لئے جانوں کے نذرانے لئے کھڑا ہوگا مگر ناموس رسالت کے قانون میں نرمی یا ترمیم کی سوچ خود پاکستان اور حکومتوں کے لئے زہر قاتل ثابت ہوگی۔ انہوں نے کہا امتناع قادیانیت آرڈیننس پر بھی سختی سے عملدرآمد کیا جائے اور قانونی غداروں کو سخت ترین سزائیں دی جائیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے پنجاب نے دنیا بھر میں مرزائیوں کے تعاقب کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ اب قادیانی مرزا قادیانی کو نبی کے طور پر متعارف نہیں کرواتے بلکہ مرزا طاہر نے تو اب مرزا قادیانی کی کئی بنیادی باتوں سے انکار کر دیا ہے اور یہ دنیا بھر میں ان کے کامیاب تعاقب کی دلیل ہے۔

انہوں نے اس امر کا اعادہ کیا کہ جب تک مرزائیت صفحہ ہستی سے مٹ نہیں جاتی ہماری تحریک جاری رہے گی بعد نماز عصر خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خان صاحب نے انتہائی درد دل سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ آج وقت تقریر کا نہیں تقدیر کا ہے' مرزائیت کا حل گفتار میں نہیں تلوار میں ہے اور مرزائی فتنہ کے خلاف تلوار سے کام لینا موجودہ حکومت کے بس کی بات نہیں' یہ **نصیبا طالبان** کا ہے۔

مولانا محمد اجمل خان نے واضح کیا کہ اسلامی ریاست میں ارتداد اور پھر دنیا کے بدترین زندقہ مرزائیت ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا مگر ہمارے حکمران ہمارے ملک کو اسلامی جمہوریہ پاکستان بھی کہتے ہیں اور مرزائیوں کو تحفظ بھی فراہم کرتے ہیں انہوں نے کہا یہ الٹی گنگا کب تک بہہ سکتی ہے؟

انہوں نے کہا جو جذبہ قیام پاکستان کے وقت مسلمانوں کے سینوں میں موجزن تھا اور **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی روح قیام پاکستان کا سبب آج گولڈن جوبلی کے موقع پر پھر وہی جذبات دو آتشہ ہو کر عوام کے سینوں میں مچل رہے ہیں کل قیام پاکستان کے لئے علماء نے ساتھ دیا تھا تو آج تکمیل پاکستان کے لئے تمہیں علماء کا ساتھ دینا چاہئے کیونکہ گزشتہ پچاس سال تمہاری ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ انہوں نے حکمرانوں سے کہا کہ تم علماء کا ساتھ دو ہم تمہیں پاکستان کو صحیح معنوں میں پاکستان بنا کر دیں جس میں اللہ کے احکامات اللہ کی مخلوق پر نافذ کر کے صحیح معنوں میں امن اور سلامتی ہوگی اور کوئی فتنہ و شر باقی نہ ہوگا۔ اذان مغرب پر ان کی تقریر کا اختتام ہوا۔

بعد از نماز مغرب مجاہدین کی عالمی تنظیم حرکت الانصار کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمان خلیل نے خطاب شروع کیا۔ انہوں نے کہا مرزا قادیانی کو انگریز نے کھڑا ہی اس لئے کیا تھا کہ مسلمان قوم سے "جہاد" کو ختم کیا جائے۔ ساری زندگی اس نے جہاد کے حرام ہونے اور انگریز کی اطاعت کی تبلیغ کی۔ مرزا قادیانی نے کہا تھا۔

چھوڑ دو دوستو جہاد کا خیال
دین میں حرام ہے' اب جنگ اور قتال

مولانا فضل الرحمان خلیل نے کہا کہ ہماری بدقسمتی کہ مرزا قادیانی کے یہ خیالات امت میں زہر کی طرح سرائت کر گئے جو جھنڈیاں پہلے بالاکوٹ اور شاملی کے میدانوں میں نظر آتی تھیں اب قبروں پر نظر آنے لگیں میدان جنگ میں پڑھے جانے والے رزمیہ ترانوں کی جگہ قوالیوں نے لے لی اور یوں انگریز بدبخت مرزا قادیانی کے ذریعے کسی حد تک اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا۔

انہوں نے کہا مرزائیت کا مسئلہ مذہبی مسئلہ نہیں یہ خالص سیاسی تحریک ہے' اور اس کے تمام تر مقاصد

سیاسی ہیں مگر جب سے امت نے مرزائیت کا تعاقب جاری کیا ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی امارت میں ملکوں ملک جا کر اسے ناکوں چنے چبوا رہی ہے مرزائی فتنہ اپنے منطقی انجام کو پہنچ رہا ہے۔ مولانا فضل الرحمان خلیل نے کہا ترکی کی خلافت اسلامیہ کے ختم ہونے اور جہاد کو حرام قرار دینے پر ہمیشہ مرزائی ذریت جشن مناتی رہی لیکن بحمد للہ جب سے دوبارہ امت نے جہاد اور قتال کا راستہ اختیار کیا ہے اور عملاً" مرزائیت کی روح پر ضرب کاری لگائی ہے اللہ کریم نے اپنے فضل و کرم سے افغانستان میں دوبارہ خلافت عطا کر دی ہے اور دنیا بھر میں دوبارہ جہاد جاری ہو گیا ہے اب امریکہ کی وزیر خارجہ افغانستان آئی تو امیر المومنین نے حکم دیا کہ باپردہ ہو کر سرزمین افغانستان پر قدم رکھنا چنانچہ وہ برقعہ اوڑھ کر جہاز سے باہر آئی۔ جہاد کی برکت دیکھو دنیا کی واحد سپر پاور کی وزیر خارجہ پر اسلامی احکام کی تنفیذ عملاً" کر کے دکھا دی۔ انہوں نے کہا مرزائی فتنہ کا واحد حل جہاد اور قتال میں ہے۔

عشاء کی اذان سے کچھ پہلے آپ کی دعا سے اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اختتام ہوا۔

شرکاء کانفرنس نے چند قراردادیں بھی منظور کیں۔

۱۔ ایبٹ آباد کے دو قادیانی ملزمان اظہر رحیم اور طاہر احمد جن کے خلاف پشاور میں جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں 298/C کے مقدمات چل رہے تھے دوران مقدمہ گذشتہ دور حکومت میں بیرون ملک جا چکے ہیں۔ اس بات کی تحقیقات کرائی جائیں کہ دوران مقدمہ وہ کیونکر اور کیسے بیرون ملک جا سکے اس سازش میں ملوث سرکاری و غیر سرکاری افرد کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔

۲۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے۔

۳۔ عدلیہ میں قادیانی ججز کی تقرری سے مکمل گریز کیا جائے اور موجودہ قادیانی ججوں کو برطرف کیا جائے۔

۴۔ لاہور کے نئے مدعی نبوت یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دی جائے۔

## انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ بھدر تحصیل کھاریاں

امیر: حافظ محمد عطاء اللہ صاحب' ناظم: محمد عنصر صاحب' ناظم تبلیغ: فرقان صدیق صاحب' ناظم نشرواشاعت: ماسٹر محمد شفیق صاحب' خازن: چوہدری محمد نواز صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: حافظ محمد عطاء اللہ صاحب

قادیانیوں کی فرم "شیزان" کی مصنوعات
کا بائیکاٹ دین دوستی کا ثبوت ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

# متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کے نام کھلا خط

حضرۃ مولانا احمد میاں حمادی

محترم جناب الطاف حسین صاحب قائد متحدہ قومی موومنٹ پاکستان۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ
بحوالہ :۔ روزنامہ عوام/پبلک/جرات/امن/خبریں/جسارت مورخہ ۲۸/ جولائی ۱۹۹۷ء

آپ نے اپنے ٹیلی فونک خطاب میں کہا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جا رہا ہے جس کی آپ نے مذمت بھی کر ڈالی' جبکہ پاکستان میں قادیانی سب سے زیادہ مراعات یافتہ زندگی گزار رہے ہیں آئین و قانون و مسلم امہ کے جذبات و حقوق کے برعکس تمام اعلیٰ و اہم عہدوں پر فائز ہیں کئی فیکٹریوں اور بڑی بڑی ملز کے مالک ہیں چند گھروں سے لے کر کافی گھروں کی تعداد میں مسلمانوں کے ساتھ رہ رہے ہیں انہی کی خفیہ سازشوں کی وجہ سے ملکی حالات خراب ہوئے اور مسلمانوں کا قتل عام ہوا اور بعض علاقوں میں مسلمانوں نے نقل مکانی بھی کی اس کے برعکس پورے ملک میں کسی قادیانی کا ماورائے عدالت قتل نہیں ہوا اور نہ ہی کسی قادیانی نے نقل مکانی کی البتہ پنجاب میں اکا دکا ایسا واقعہ رونما ہوا ہے وہ بھی انہی کی زیادتیوں کی وجہ سے ورنہ مسلمانوں کی جانب سے کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوئی البتہ ان کی غیر اسلامی' غیر قانونی اور غیر آئینی حرکات کو روکنے کے لئے قانون سازی کی گئی ہے کبھی کبھار ان کی طرف سے قانونی خلاف ورزی پر برائے نام قانونی کاروائی ہوتی ہے جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے جس پر یہ ٹولہ غلط پروپیگنڈہ کر کے ملک اور مسلمانوں کو بدنام کرتا ہے اور بے خبر لوگ متاثر ہو کر ان کی ناجائز حمایت کرتے ہیں وہ بھی اس لئے کہ یہ حضرات قادیانیوں کے اصل مکروہ چہرے سے ناواقف ہیں لہٰذا اس قسم کے سادہ اور ناواقف مسلمانوں بالخصوص قائد ایم کیو ایم جناب الطاف حسین کی معلومات کیلئے مختصراً" چند حقائق پیش کئے جا رہے ہیں :۔

ا۔ مرزا غلام احمد قادیانی پیدائش ۱۸۴۰ء یا ۱۸۳۹ء وفات ۱۹۰۸ء

(الف) تمام قادیانی اس کو "نبی" اور اس کے تمام دعووں میں اسے "سچا" مانتے ہیں البتہ لاہوری گروپ ہیرا پھیری کے انداز میں اسے "امام مہدی" کہہ کر مانتے ہیں' اس شخص نے بلاوجہ پوری مسلم امہ کو "کافر" قرار دیا اور اپنے مخالفین کو "رنڈیوں کی اولاد" "جنگلوں کے سور" اور مسلم خواتین کو "کتیوں سے بڑھ کر بے غیرت" قرار دیا۔ (بحوالہ سپریم کورٹ منتھلی رویو صفحہ ۱۷۶۶) نشان زدہ منسلک ہذا ہے۔

(ب) اور اہلبیت اطہار رسولؐ کے بارے میں لکھا ہے کہ "سو حسین میرے گریبان میں" اور "حسنین شہیدین جنت کے سرداروں سے بڑھ کر مرزا ہے۔" اور "حضرت حسین شہید کربلا کا ذکر گوہ کا ڈھیر ہے۔" اور "شیر خدا حضرت علیؓ کو مردہ" لکھا ہے اور اپنے آپ کو "زندہ علی۔" (بحوالہ P-L-J (CRC-435-436-1992)

(ج) اور اصحاب صفہؓ جو کہ معیاری اصحاب رسولؐ شمار ہوتے ہیں ان کے بارے میں ، مرزا ملعون لکھتا ہے "کہ

یہ روتے بھی ہیں اور مرزا ملعون پر درود بھی بھیجتے ہیں۔" (بحوالہ: لاہور PLJ'1992-434-CRC)

ان تمام بے ہودہ باتوں کا ملکی ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ پاکستان نے مرزا ملعون اور اس کے جانشینوں کی مسلمہ کتابوں کے نام بمعہ صفحات کے نمبروں کے ساتھ اپنی تاریخی فیصلوں میں لکھا ہے ہر باشعور شخص اس بات کو مانتا ہے کہ عدالت فیصلے میں تو غلطی کر سکتی ہے مگر کسی حوالے یا ریفرنس کے اندراج میں آج تک کسی عدالت نے غلطی نہیں کی اور نہ ہی قادیانیوں نے اپنے حوالوں کے بارے میں آج تک کوئی تردید کی ہے۔

(۲) (الف) اس مرزا قادیانی نے رسول اکرم علیہ **الصلوٰۃ** والسلام کی ذات اقدس کو توہین و تنقیص کا نشانہ بنا کر توہین رسالتؐ کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے، جبکہ ہر مسلمان بشمول الطاف حسین کے اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑی ذات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں پوری مخلوق میں آپؐ کا ہمسر کسی کو بھی نہیں مانتے حتیٰ کہ سچے رسولوں اور نبیوں کو ۔" اور تمام مسلمان بشمول جناب الطاف حسین کے "اپنی جان و مال، عزت و آبرو غرض ہر چیز سے زیادہ محبوب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مانتے ہیں۔" مگر بلاوجہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسی ذات اقدسؐ کو توہین و تنقیص کا نشانہ بنا کر مسلمانوں کے دل و دماغ کو مجروح کر کے ان کے بنیادی حقوق کی دھجیاں اڑائیں اسی پر بس نہیں کی بلکہ "اس خباثت و بدترین ارتداد کا نام اصلی و حقیقی اسلام، اور (۱۴۰۰) چودہ سو سالہ حقیقی اسلام کو کفر قرار دے دیا۔"

(ب) مرزا غلام قادیانی نے اپنے کو نبی اور رسول قرار دے کر رسول اکرم علیہ **الصلوٰۃ** والسلام کے خصوصی اعزاز پر بھی اس طرح ہاتھ صاف کیا کہ "سب سے بڑے اعزاز درود شریف کو پہلے اپنے پر بتایا پھر رسول پاک پر "صلی اللہ علیک و علی محمد" (بحوالہ تذکرہ ۷۷۷) اور اسی پر اکتفاء نہ کی بلکہ نہایت بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ اپنے کو "نبی و رسول" قرار دے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح جھوٹا قرار دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" لیکن اس ملعون نے کہا کہ "میں نبی ہوں۔"

(ج) اسی طرح ملعون نے اپنے آپ کو قرآن مجید کی سورۃ نمبر ۴۲ آیت نمبر ۳ (جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے بارے میں ہے) کی رو سے اپنے آپ کو آخری نبی قرار دے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا قرار دیا (نعوذ باللہ) اس لئے کہ ایک ہی چیز کے بیک وقت دونوں مدعی سچے نہیں ہوتے۔

(د) اسی طرح قرآن مجید سورۃ نمبر ۴۸ کی آیت نمبر ۲۹ (جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو محمد اور رسول کہا گیا ہے) مگر اس ملعون نے لکھا ہے کہ "جو مصطفیٰؐ اور مرزا میں تفریق کرتا ہے اس نے نہ مرزا کو دیکھا نہ پہچانا" (بحوالہ سپریم کورٹ منتھلی ریو صفحہ ۱۷۷۵)

(ہ) اسی طرح "اپنے ناپاک جسم کو محمد رسول اللہؐ کا جسم قرار دیا۔" (بحوالہ شریعت پٹیشن ۱۷۱ '۱۹۸۴ء' PL/۱۹۸۴ صفحہ ۲۴۳) ملعون نے اس پر بھی بس نہیں کی بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تنقیص کا نشانہ بنا کر لکھتا ہے کہ "رسول اکرمؐ نے اشاعت دین کی تکمیل نہیں کی بلکہ مرزا نے اشاعت دین کی تکمیل کی۔" اور اسی طرح نہایت ہی گستاخی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ (رسول اکرم بعض نازل شدہ وحیوں کو نہیں سمجھے آپؐ سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئیں۔" (بحوالہ سپریم کورٹ منتھلی ریو صفحہ ۱۷۶۶)

(گویا مرزا ملعون کی نظر میں آپؐ غلط کار ٹھہرے (نعوذ باللہ' استغفر اللہ)

(و) اسی طرح نہایت کمینگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سور کی چربی کھانے کا الزام لگایا۔" (نعوذ باللہ' استغفر اللہ) (بحوالہ سپریم کورٹ منتھلی ریو صفحہ ۱۲۷۶)

(ز) اس سے بڑھ کر کمینہ پن اور شیطانیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے "مرزا ملعون" نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں لکھا ہے کہ "اور خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے چھپانے کیلئے ایک ایسی جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ ہے۔" معاذ اللہ (بحوالہ: پی ایل جے لاہور ۱۹۹۲ء' ۳۳۳۔CRC) جبکہ تمام مسلم امہ کا اتفاق ہے کہ زمین کے جس حصہ پر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں وہ عرش معلی سے بھی افضل ہے۔

میں مرزائیت سے ناواقف تمام حضرات بشمول جناب الطاف حسین صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مذکورہ بالا خبیثانہ بکواسات میں سے ایسی کون سی بکواس ہے جو کسی بھی مسلمان کیلئے قابل برداشت ہو سکتی ہے (ہرگز نہیں) یا دنیا کے دیگر مذاہب کے پیروکاروں میں سے کون سا ایسا پیروکار ہو گا جو اپنے مذہب میں ایسی مداخلت برداشت کرے' یا اپنے مذہب کی اعلیٰ ترین شخصیت پر اس قسم کی نکتہ چینی یا توہین آمیز ریمارکس دینے کی اجازت دے سکتا ہے؟ (ہرگز نہیں کوئی بھی ایسا نہیں) تو کیا لے دے کر ہم ہی مسلمان اس ذلت اور خواری کو برداشت کرنے کے لئے رہ گئے ہیں کہ اپنے سچے دین میں ناقابل برداشت مداخلت برداشت کریں یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قسم کے توہین آمیز ریمارکس برداشت کریں' یا آپؐ کی تکذیب برداشت کریں؟

ملکی اعلیٰ عدالتوں سے لے کر عدالت عظمیٰ تک نے اپنے فیصلوں میں مذکورہ بالا غلیظ حوالہ جات کتابوں کے ناموں اور صفحات کے نمبروں کے ساتھ درج کر دیئے ہیں اگر یہ حوالہ جات ثابت نہ ہوں تو مرزائی سچے اور ہم جھوٹے اور ہر سزا کے مستحق' اور اگر یہ حوالہ جات ثابت ہو جائیں تو یہ سادہ لوح مسلمان اس پر غور فرما کر مسلم قوم کو دو ٹوک الفاظ میں بتائیں کہ "کیا مرزا غلام قادیانی کے مذکورہ بالا نظریات کی تبلیغ کی مرزائیوں کو اجازت دے کر مسلمانان پاکستان بشمول پوری مسلم امہ کو "جنگلوں کے سور" اور ان کی ماؤں کو "رنڈیاں" اور بیویوں کو "کتیوں سے بڑھ کر بے غیرت" ہونے پر مہر تصدیق لگا دی جائے۔؟" اور اس سے بڑھ کر ظلم بر ظلم یہ کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ' استغفر اللہ) "جھوٹا ہونے" اور "اپنے مشن میں ناکام ہونے" اور "آپؐ سے بہت سی غلطیاں سرزد ہونے۔" اور "آپؐ پر سور کی چربی کھانے کا جھوٹا الزام لگانے" جیسی غلیظ تبلیغ کی اجازت دے کر سب سے پہلے ہم اپنی بے غیرتی پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے اسلام سے دستبردار ہو جائیں ـــــ؟"

مذکورہ بالا تمام حوالہ جات کی تصدیق عدالتی تصدیق سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتی' اس لئے مذکورہ عدالتوں کے اوریجنل فیصلوں کے فوٹو اسٹیٹ "نشان زدہ صفحات" کے ساتھ منسلک ہذا ارسال خدمت ہیں۔ ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ ہی ہماری گزارشات پر غور فرما کر خصوصی توجہ سے مرزا طاہر سے رابطہ کر کے یہ بات منوا لیں کہ یا تو وہ پوری امت مسلمہ کی طرح مسلمان بن کر اسلامی برادری میں شامل ہو جائیں یا

کھلے دل سے مرزا طاہر اور تمام قادیانی حضرات اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر کے پاکستان کے آئین کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہوئے دیگر غیر مسلم اقلیتوں کی طرح پاکستان میں پرامن طور پر رہیں اور غیر مسلم ووٹر لسٹ میں اپنے نام اندراج کرائیں اور سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام اور آپؐ کی امت کو بلاوجہ دی گئی غلیظ گالیوں کا کوئی بھی مناسب تدارک کریں تو یقیناً" کوئی بھی مسلمان ان سے تعرض نہیں کرے گا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جناب الطاف حسین صاحب بلا تاخیر ان "مذہبی قزاقوں" مرزائیوں کی حمایت سے بیزاری کا اعلان کر کے اپنی مسلم برادری کا دل جیتنے کے ساتھ ساتھ شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے حق دار بنیں گے۔

آنجناب کے جواب کے شدت سے منتظر ہیں۔

نوٹ! مورخہ ۹۷/۷/۳۱ کے روزنامہ "قومی" اور روزنامہ "عوام" میں آپ کی یہ وضاحت کہ "آپ مسلمان اور ختم نبوت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔" بہت سے لوگوں کیلئے باعث اطمینان بنے گا۔ ویسے آپ کے مسلمان ہونے اور ختم نبوت پر یقین رکھنے پر میرے خیال کے مطابق کسی کو بھی شک نہیں ہونا چاہئے' اس لئے کہ آپ مسلم مہاجرین بھائیوں کے مسلم لیڈر ہیں مگر آپ منکر ہوتے تو آپ کے نزدیک مسلم مہاجر نہیں آتے۔

(۲) قادیانی بھی اپنے آپ کو "مسلم اور ختم نبوت پر ایمان رکھنے والا ہی بتاتے ہیں۔" الفاظ کی حد تک تو وہ بھی یہی کہتے ہیں جو مسلمان کہتے ہیں مگر تشریح ان کی یہ ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کی مہر لگانے والے ہیں' جس پر مہر لگائی وہ نبی بن گیا" جبکہ مسلمان اس تشریح کے برعکس ختم نبوت پر یقین یوں بتاتے ہیں کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی نہیں بنے گا۔" "حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے سے نبی ہیں اور وہ اپنے دین عیسوی کی ترویج مدد کیلئے نہیں بلکہ سرور کائنات آخر الانبیاء' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کی مدد اور ترویج کیلئے "ظہور مہدی" اور "خروج دجال" کے بعد آسمان سے تشریف لائیں گے۔" جبکہ "قادیانی" مسلم امہ کے اس متفقہ مفہوم اور تشریح کو یکسر رد کر کے اور سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دینے کی نیت سے کفریہ وارتدادی تشریح کرتے ہیں۔

(۳) ختم نبوت کے منکرین اور ختم نبوت کے ماننے والے ابتداء ہی سے آگ اور پانی کی طرح رہتے ہیں منکرین ختم نبوت کیلئے ختم نبوت کے ماننے والوں نے کسی بھی ہمدردی یا وکالت کا کبھی سوچا تک نہیں عرصہ (۱۴۰۰) چودہ سو سالوں سے اسلام کا یہ جلی عنوان نمایاں رہا ہے یہ غلیظ شیطانی ٹولہ اس لئے بچا کہ انگریز کی حکومت کے ۸۷ سال کا عرصہ اسے نہایت امن و سلامتی کے ساتھ پھلنے پھولنے کا موقع مل گیا' ورنہ کوئی بھی اسلامی حکومت ہوتی تو ان کا حساب چکا دیتی' اب بھی آپ غور فرمائیں کہ مرزا طاہر کسی بھی مسلم ملک میں پناہ گزین کیوں نہ ہوا اور انگریز کی حکومت ہی کو اپنی سلامتی کی ضمانت کیوں سمجھا؟

(۴) آپ کی معلومات کی درستگی کیلئے عرض ہے کہ خدا نے جھوٹے خداؤں کو جھوٹا کہنے سے نہیں بلکہ جھوٹے

بقیہ ص ۳۴ پر دیکھیں

ادارہ

# اکابر کے خطوط

مفکر اسلام، قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ سفر حج سے تشریف لائے۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین رحمتہ اللہ علیہ نے دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لانے کی دعوت دی۔ دعوت نامہ اور جواب ہر دو اکابر کے تبرکات پیش خدمت ہیں۔

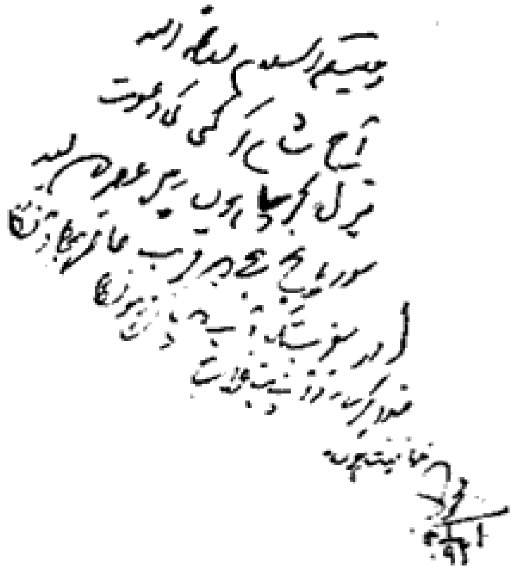

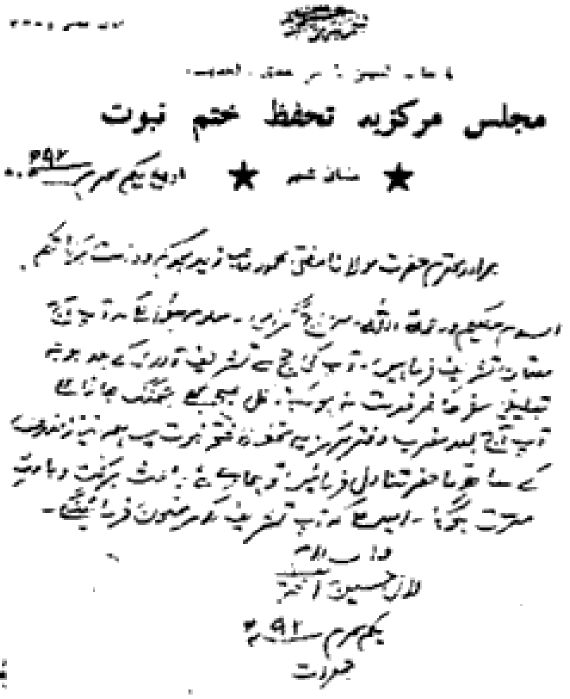
مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت

***

قطب عالم حضرت مولانا عبدالہادی دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کے تین مکتوب جو مختلف اوقات میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے نام آپ نے تحریر فرمائے ملاحظہ فرمائیں خط اتنے واضح ہیں کہ جو کسی وضاحت کے محتاج نہیں۔

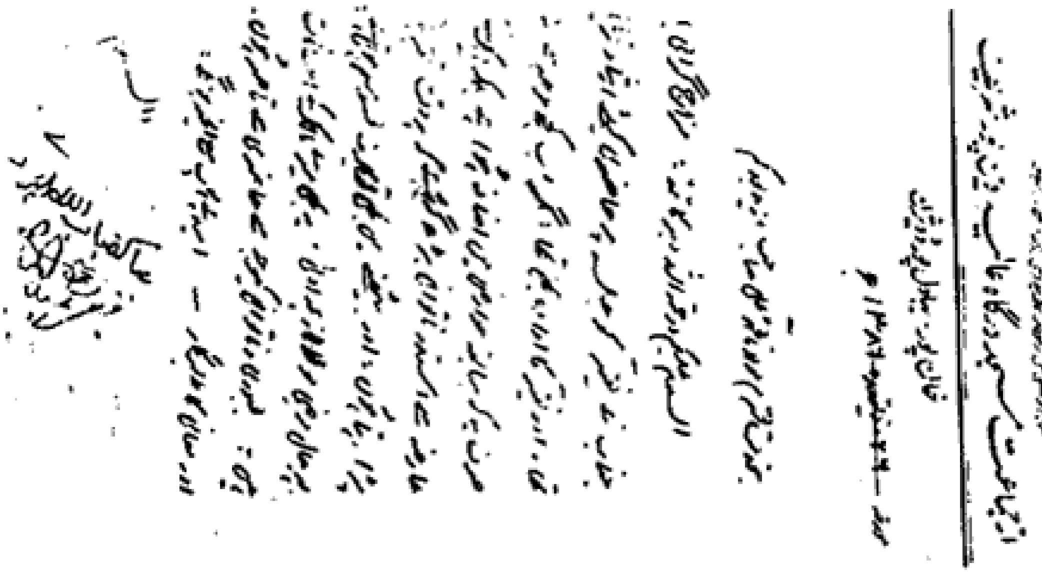

از جماعت مسجد درگاہ عالیہ دین پور شریف

خان پور۔ بہاولپور ڈویژن

مورخہ ۲۴ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

مکرم و محترم جناب ... [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ [illegible]

[illegible]

از جماعت مسجد درگاہ عالیہ دین پور شریف

خان پور۔ بہاولپور ڈویژن

مورخہ ...

[illegible] جناب امیر تحفظ ختم نبوت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج گرامی۔ گذشتہ ... جس ... مقصد کیلئے آنحضرت کو تکلیف ... اسکی تکمیل کیلئے ... مزید مشورہ ... اور تنظیم کی اشد ترین ضرورت ہے۔

آپ سے مخفی نہیں ... [illegible] ... لہذا اس کیلئے ... [illegible]

****

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمتہ اللہ علیہ کے مسودہ جات سے اخبار کی خبر ملی ہے جس پر نہ اخبار کا نام اور نہ تاریخ درج ہے یہ دراصل اخبارات کے نام خط ہے جو حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا۔ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں جو مزید کسی وضاحت کا محتاج نہیں؟

## مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کا بیان

ملتان۔ میرے ایک عزیز دوست نے آج مجھے انجام اخبار کا ایک کٹنگ دکھایا اور یہ بھی بتایا کہ [illegible] وقت میں بھی یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ میں نے اپنے احراری دوستوں کو مسلم لیگ کی شمولیت سے منع کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دسمبر [illegible] میں میں نے ملکی معاملات سے کنارہ کشی کا اعلان کیا ہے اور اس وقت تک اپنے عہد پر قائم ہوں اور اس درجہ قائم ہوں کہ دوستوں کی مجلس [illegible] موجودہ [illegible] پیدا شدہ نزاع سے احتراز کرتا ہوں تاکہ خلاف عہد نہ ہو۔ یہ خبر کسی ناپاک روح نے اڑائی ہے اسکی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ میں کسی کو منع کرتا ہوں اور نہ ہی کوئی میری جماعت کا پابند ہے۔ البتہ میں خود مجلس تحفظ ختم نبوت کو [illegible] مولانا محمد علی جالندھری کے سپرد کئے بیٹھا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آخری سانس لاتی تک اسی عقیدہ پر قائم ہوں گا۔ معزز اخبارات کو چاہئے کہ آئندہ [illegible] کے متعلق ایسی خبروں کی اشاعت سے احتراز فرمادیں۔ ممنون ہوں گا۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان شہر

بقلم دین محمد سابق جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان شہر

مخدوم المشائخ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین اور حضرت قطب عالم مولانا احمد خان مجددی رحمتہ اللہ علیہ بانی خانقاہ سراجیہ کندیاں کے خلیفہ مجاز تھے۔ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب۔ دامت برکاتہم کے شیخ و مرشد تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ابتدائی دور میں ایک اپیل علماء مشائخ کی طرف سے شائع ہوئی تھی۔ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کے اس پر دستخط تھے۔ اس وقت ریکارڈ سے حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کے دستخطوں والی کاپی ہمیں دستیاب ہوئی۔ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضرورت تھی کہ ملک میں علماء حق کی کوئی جماعت انتشار و سیاسی کشمکش سے علیحدہ ہو کر دعوت حق و تبلیغ دین کا فریضہ سر انجام دے۔

الحمد للہ کہ ملک و ملت کی اس اہم ضرورت کی طرف مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی صدارت اور مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی نظامت میں توجہ کی۔ بحمدہ تعالیٰ ۲۸ علماء کرام کی ایک جماعت اطراف ملک میں تبلیغی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ جن میں [illegible]۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر ملتان [illegible] ہے۔

ہم مطمئن ہیں کہ یہ مبلغین تحفظ ختم نبوت قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح اعمال و عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں۔

لہٰذا ہم اپنے ملنے والوں سے بالخصوص اور عام مسلمانوں سے بالعموم اپیل کرتے ہیں کہ وہ زکوٰۃ و صدقات سے مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کر کے مجلس کے تبلیغی نظام کو مضبوط کریں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمتہ اللہ علیہ شیرانوالہ لاہور میں مخدوم العلماء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں دورہ تفسیر کے علماء کرام کو رد قادیانیت پر کورس کرانے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ کو شکریہ کا خط تحریر فرمایا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

انجمن خدام الدین
شیرانوالہ دروازہ لاہور

مخدومی و مکرمی حضرت مولانا محمد علی صاحب دامت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کرکے مبارکباد

پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید کی

بیش بہا خدمت کیلئے ایسا منظم نظام سے حیدرآباد کی توفیق دی ہے

ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

اور بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر

کو ہر دو فتنہ بالخصوص مرزائیت۔ اور مودودیت کی کتابوں سے

اقتباسات پیش کرنے کے لئے لاہور متعین فرمایا۔ تاکہ

مدرسہ تفسیر میں آمدہ علماء کرام کو ان اقتباسات کے ذریعہ سے آگاہ کیا جائے

الحمدللہ حضرت مولانا ممدوح نے بڑی محنت اور کوشش سے ہم علماء کو

ان اقتباسات سے مطلع فرمایا۔ اور وہ چھپے ہوئے لٹریچر سے مطلع ہو گئے ہیں۔ شکریہ

آپ نے ہم مبلغ تیار کرکے مجاہدانہ مختلف حصوں میں کام کیلئے بھیجا ہے۔ امید

اور خدا تعالیٰ کی تائید سے ہو رہا ہے

میں درخواست پیش کرتا ہوں کہ آئندہ بھی مدرسہ تفسیر میں شامل ہونے والے

علماء کرام کو اسی طرح ان اقتباسات سے سرفراز فرماتے رہیں۔ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر

کو جو سفر خرچ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے اس کی رسید ... کی تفصیل

ساتھ روانہ ہے۔ والسلام

احقر الانام احمد علی عفی عنہ

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

۱۸/۷/۱۹۵۵ء

✽ ✽ ✽

کسی عزیز کے لیے حضرت لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش کو خط تحریر فرمایا ذیل میں ملاحظہ ہو۔

انجمن خدام الدین

شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

۲۲ ربیع ... ۱۹۵۵ء

بخدمت عزت مآب شجاعت پناہ محترم احترام مولانا مرتضیٰ احمد خان صاحب زید مجدکم

از احقر الانام احمد علی عفی عنہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حامل رقعہ ہذا عزیز

شمیم الحق میرے ایک عزیز مرحوم دوست کا بیٹا ہے۔ کتابت کا کام

[illegible]

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمتہ اللہ علیہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں کراچی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت سے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری حضرت مولانا ابو الحسنات قادری رحمتہ اللہ علیہ ' صاحبزادہ سید فیض الحسن رحمتہ اللہ علیہ ' ماسٹر تاج الدین انصاری' جناب عبد الرحیم جوہر' سید مظفر علی شمسی' وغیرھم کے ساتھ گرفتار ہوگئے۔ کراچی' حیدر آباد' سکھر اور لاہور جیل میں رہے۔ جب آپ حیدر آباد جیل میں تھے تو اپنی اہلیہ (مرحومہ) کو ذیل کا خط تحریر فرمایا۔ خط کے آخر پر سپرنٹنڈنٹ جیل کے دستخط بھی ہیں۔ گرفتاری سے قبل حالات کو بھانپ کر حضرت مولانا نے اپنی کتابیں کراچی دفتر کے قریب ایک ہمسایہ کے گھر پر رکھوادیں تاکہ گرفتاری یا دفتر کے سیل ہونے پر کتابیں ضائع نہ ہوں اب جب ان کتابوں کی انکوائری کے لیے ضرورت پڑی تو اہلیہ کو تحریر فرمایا کہ کراچی سے کتابیں حیدر آباد جیل پہنچائیں۔ مگر وہاں بھی نہ پہنچ پائیں۔ بالآخر یہ لاہور جیل میں شیخ حسام الدین صاحب اپنی کار کی ڈگی میں رکھ کر لے گئے اور یوں کتابیں انکوائری کے لیے کام آگئیں۔ عجب مردماں حرامی اند کہ سگ راہ کشادہ و سنگ رابستہ۔ شیخ سعدی کا تحریر کردہ واقعہ ہے کہ ایک آدمی کے پیچھے کتے لگ گئے۔ زمین پر ہاتھ مارا تو زمین سخت تھی۔ کوئی چیز نہ ملی تو بے ساختہ کہا کہ عجیب لوگ ہیں کتوں کو تو کھلا چھوڑ رکھا ہے اور پتھروں کو باندھ دیا ہے۔ تحریک ختم نبوت میں تمام قیادت جیل میں تھی ان کو کتابیں تک پہنچانے میں رکاوٹیں تھیں اور قادیانی کھلے عام پھر رہے تھے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ میں عرض چاہوں گا کہ اس خط میں قابل ذکر یہ بات ہے کہ حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ کتابوں کو جلد بھجوائیں رمضان شریف میں گرمی ہوگی میں سفر نہیں کرسکتا۔ یہ کسی امر کی طرف اشارہ (کوڈ) ہے اس لیے کہ جیل میں سفر کیا معنی نیز یہ کہ کتابوں کے ٹرنک لے کر کون سفر کرتا ہے اسی کوڈ کے ضمن میں ایک بات صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ صاحب فیصل آبادی رحمتہ اللہ علیہ کی نقل کیے دیتا ہوں وہ اٹک جیل میں تھے۔ فیصل آباد سے مولانا تاج محمود رحمتہ اللہ علیہ کا انکو خط ملا کہ آپ کے والد صاحب کو لاہور لے جایا جارہا ہے فیصل آباد کے ڈاکٹروں نے علاج سے معذوری ظاہر کردی ہے۔ خط پڑھا گیا تمام ساتھی اظہار ہمدردی و دعائے صحت کے لیے صاحبزادہ صاحب کے ہاں جمع ہوگئے مگر صاحبزادہ صاحب بڑے مطمئن' دوستوں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ میرے والد کوئی بیمار نہیں مولانا نے کوڈ استعمال کیا ہے کہ میری رہائی کے مسئلہ پر فیصل آباد کے ضلعی افسران نے معذرت کردی ہے اب میرے کاغذات صوبائی گورنمنٹ کے ہاں لاہور جارہے ہیں۔ قارئین لکھنے والے مولانا تاج محمود رحمتہ اللہ علیہ کا بھی کمال ہے مگر پڑھنے اور سمجھنے والے صاحبزادہ صاحبکو بھی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کتنے ذہین آدمی تھے۔ حضرت مولانا لال حسین کا خط پڑھیں جو جیل سے لکھا گیا۔ مجال ہے کہ اپنی کسی تکلیف کا ذکر کیا ہو کتنے عظیم لوگ تھے۔ خط میں طاہرہ اور اطہر کی تعلیم کا ذکر ہے۔ اس سے مولانا کی صاحبزادی اور صاحبزادے مراد ہیں۔ باقی عزیزوں کے نام ہیں۔ دیکھئے حضرت کو جیل میں فکر تھی تو اپنے مربی اور محسن حضرت لاہوری کی صحت کی کہ کس طرح ان کی صحت کا معلوم کررہے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں اپنے اکابر سے مخلصانہ محبت۔ خط سے تمہید لمبی ہوگئی۔ میں نے بہت سے واقعات کو قلم زد کردیا ہے ورنہ ۵۳ کی جیل حیدر آباد کی کئی باتیں اس وقت ذہن

میں تازہ ہو رہی ہیں۔ جن کو شوق ہو وہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ اب خط پڑھیں۔

سینٹرل جیل حیدرآباد (سندھ)
3 [illegible]

۷۸۶
محترمہ اخیات سلمہا اللہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ میں نے 3 [illegible] کی شام کو آپ کو مفصل خط لکھا تھا جو 3 [illegible] کو آپ کو مل گیا ہوگا۔ اگر آپ نے اسی روز جواب لکھا ہوتا تو کل یا آج مجھے موصول ہو جاتا۔ نہ معلوم آپ نے جلدی سے جواب کیوں نہیں لکھا ——— میں نے اس خط میں لکھا تھا کہ آپ بھیجو کتابوں کے چار سوٹ کیسوں کے متعلق کراچی حاجی محمد قائم الدین صاحب کو خط تحریر کریں کہ وہ سید محمد ادریس صاحب سے بھیجو کتابوں کے ٹرنک لے کر اپنے کسی معتبر آدمی کے ہاتھ یا برادرم حافظ سلیم صاحب ہو سکیں تو مجھے سینٹرل جیل حیدرآباد میں پہنچا دیں۔ امید ہے آپ نے دونوں خط لکھ دیئے ہوں گے۔ بواپسی مجھے جلد مطلع کریں۔ رمضان شریف سے پیشتر مجھے ٹرنک پہنچ جائیں تو بہتر ہے۔ رمضان شریف میں گرمی کی وجہ سے کوئی سفر نہیں کر سکتا۔
بھائی محمد [illegible] صاحب نے مجھے خط لکھا تھا کہ کتاب سیکیورٹی ریٹ انہوں نے مجھے پارسل کر دی ہے مگر [illegible] یوم سے زائد عرصہ گزر گیا ہے ابھی تک کتاب کے متعلق کچھ نہیں چلا۔ انہوں نے بغیر رجسٹری بھیجی تھی یا رجسٹری؟ حیدرآباد کے ساتھ (سندھ) [illegible] بغیر رجسٹری پارسل [illegible] تو وہ پارسل کہیں گم ہو گیا ہوگا۔ اگر حیدرآباد کے ساتھ (سندھ) نہ لکھا جائے حیدرآباد دکن جانے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اگر رجسٹری کی تھی تو اس کی واپسی رسید تو انہیں مل جانی چاہئے تھی۔ ہماری تمام ڈاک جیلر صاحب وصول کر کے بھیج دیتے ہیں۔ اگر رجسٹری وصول ہوئی ہو تو اس پر ان کے دستخط ہوتے ہیں [illegible] دستخط نہیں ہوتے۔ بہرحال لاہور کے پوسٹ آفس سے انکوائری کر کے مجھے مطلع کریں۔
آج بھائی ضیاء الحق خان کا خط آیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ میری ملاقات کا کب انتظام ہو [illegible] وہ یہاں میری ملاقات کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں [illegible] جواب لکھ دوں گا۔
میں نے بھائی محمد اسلم خان کو دو کتابوں کے [illegible] لکھا تھا [illegible]
آپ [illegible] اس دن انہیں خط لکھ دیں کہ اگر وہ کتابیں مل [illegible]

[illegible] پارسل رجسٹری بھیجیں۔
[illegible] امتحان سے فارغ ہو گئی ہوگی۔ اسے تاکید کریں کہ اب وہ خالی نہ بیٹھے۔ نتیجہ نکلنے تک میٹرک کی کتابیں باقاعدہ پڑھتی رہے اردو اور انگریزی ہینڈ رائٹنگ کی زیادہ مشق کرے تاکہ اس کا خط اچھا ہو جائے اور کتابیں بھی پڑھتی رہے۔ اگر خدانخواستہ نتیجہ اچھا نہ نکلے تو آئندہ سال کے لئے اچھی تیاری ہو سکے گی۔ [illegible] اردو انگریزی لکھنے کی مشق بہت زیادہ کیا کرے۔ جب آپ ملاقات کے لئے آئیں تو [illegible] کو بھی ساتھ لائیں۔
حضرت مولانا [illegible] الحق صاحب کو میری طرف سے السلام علیکم کہلا دیں۔ حکیم صاحب کو میری زبانی السلام علیکم کہہ دیں۔ [illegible] دو [illegible] کرا رکھیں۔
بخدمت [illegible] السلام علیکم۔
اخبار جنگ کراچی میں پڑھا ہے کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب قبلہ ملتان جیل سے بدل کر لاہور لائے گئے ہیں۔ مسجد شیرانوالہ انجمن خدام الدین کے دفتر سے معلوم کر کے اطلاع دیں کہ حضرت مولانا کو کیا تکلیف ہے؟ اب آنکھوں کی بصارت کیسی ہے؟ وہ بورسٹل جیل میں ہیں یا سینٹرل جیل لاہور میں؟ انہیں کتنے سال کی قید کی سزا ہوئی؟ مجھے حضرت مولانا کی عادت [illegible]

کا بڑا شکریہ بے حد شکریہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد شفا دے کا سلسلہ عطا فرما کر آپ کا سایہ مقدس مدینہ
تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔۔ باقی ایک خط حضرت مولانا سلیم الحق صاحب قبلہ کو
دکھا دیں وہ آپ کو مولانا کے متعلق الفلاح دے دیں گے اور آپ مجھے بھیج دیں۔ والسلام
محمد ظفر حسین اختر نظر بند سینٹرل جیل حیدرآباد (سندھ)
۷۔۵۔۹۰

****

**بقیہ از ص ۲۷**

خداؤں کو برا بھلا کہنے سے منع کیا ہے اور یہ بات "سورۃ الکافرون" میں نہیں بلکہ "سورۃ الانعام" آیت ۱۰۸ میں فرمائی' نیز پورے قرآن مجید میں یہ نہیں فرمایا کہ سچے خدا اور سچے آخری نبی کو بلا وجہ برا بھلا کہنے' غلیظ گالیاں دینے والوں کو بھی کچھ نہ کہو' بلکہ یہ فرمایا کہ "ایک غیرت مند کی طرح ان کو سبق سکھا دو۔" سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۷۳ میں خود رحمتہ اللعالمینؐ ہی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "اے نبیؐ جہاد کیجئے کفار و منافقین کے خلاف اور سختی کریں ان پر۔" اسی سورۃ کی آیت نمبر ۱۲۲ میں تمام اہل ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "اے ایمان والو! قتل کرو اپنے نزدیک کے کافروں کو اور چاہیے کہ ان پر معلوم ہو تمہارے اندر سختی۔"

بے شک اسلام ایک انتہائی رواداری کی تعلیم دینے والا دین ہے مگر اپنی عزت و ناموس کے تحفظ کا اور اس سے پہلے اپنے پیارے رسولؐ کے ناموس کی حفاظت کا بھی درس دیتا ہے۔

**بقیہ از ص ۲۰**

امیر۔ مولانا محمد ہاشم صاحب' ناظم عمومی مولانا عزیز اللہ صاحب' ناظم تبلیغ مولانا عبدالعزیز صاحب' نشرو اشاعت سید عثمان شاہ صاحب' خازن جناب محمد یونس صاحب نے شرکت کی۔

اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ضلع سبی کے جملہ امور کا جائزہ لیا گیا۔ جمعیت علماء اسلام سبی کے جنرل سیکرٹری مولانا عطاء اللہ صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے داخلی خارجی امور کے اغراض و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی' انہوں نے کہا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے اکابرین امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی بے لوث خدمات اور قربانیوں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کو تحفظ ملا' انہی اکابرین علماء کرام کی قربانیوں سے ناموس رسالتؐ کو تحفظ ملا' اور انہی کی قربانیوں سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

# رواداری اور دینی حمیت

مولانا قاضی احسان احمد

انسان کی فلاح و بہبود کے لئے انسان کی ترقی اور رفع درجات کے لئے حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا کہ ہر دور میں حق تعالیٰ نے اس دور کے تقاضوں اور ضرورتوں کے مطابق احکام نازل فرمائے اور ان احکامات کو اپنی امت تک پہنچانے کے لئے اور ان احکامات کو عملی شکل میں لوگوں تک پہنچانے کے لئے انبیاء علیہم السلام و تسلیمات کا سلسلہ شروع فرمایا تاکہ انسان ان گمراہیوں اور ضلالتوں سے نکل کر راہ ہدایت اور راہ نجات اختیار کرے اور اپنے آنے کے مقصد میں مکمل طور پر کامیاب ہوجائے اور جب اس دارفانی سے دارابدی میں جائے تو کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہوکر جائے اور دربار عالی میں سرخرو ہو۔

اللہ رب العزت اپنی تمام کی تمام مخلوق پر بہت زیادہ رحیم اور فیاضی کا معاملہ فرمانے والے ہیں روایات میں آتا ہے کہ اگر تمام کی تمام مخلوق حق تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلاء ہو جائے ایک بھی بندہ فرمانبردار نہ ہو سب کے سب نافرمان اور گستاخ بن جائیں تو مالک کائنات' عالم الغیب' مالک موجودات کی بادشاہی اور اس کی کبریائی میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی فرق نہ آئے گا اس سے حق جل و علیٰ مجدہ کا کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ اس میں بندہ کا ہی نقصان ہے۔

اس بندہ کو نقصان سے بچانے اور ابدی فائدہ دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام آئے اور اس کے بعد آخر میں تمام انبیاء کے سردار فخر موجودات رونق کائنات محبوب انسانیت سرور دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور تمام کے تمام عالم انسانیت کو نور اور ہدایت سے بھر دیا۔

غرضیکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور جملہ مخلوقات میں سب سے اعلیٰ' اکمل' افضل اور حق جل و علی مجدہ کے مقرب خاص ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس تحریر کا اصل عنوان اور مقصد اعظم یہ ہے کہ رواداری کیا چیز ہے اور کب اور کس موقع پر رواداری روا اور جائز ہے اور کب اور کس موقع پر رواداری جائز نہیں ہے اب ہم اس کے متعلق چند ایک ضروری معروضات پیش کرتے ہیں تاکہ یہ جو لفظ ہمارے مسلمانوں کے دماغ میں ایک **خلش** بنا ہوا ہے اس کا ازالہ اور تصفیہ ہو جائے اور اصل حقیقت آشکارا ہو کر سامنے آجائے۔ ہمارے مسلمان بھائی یہ بات بہت زور اور ولولہ انگیزی سے بیان کرتے ہیں کہ قادیانی حضرات کے اخلاق بہت اچھے ہیں ان میں اخلاقی مادہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے بہت شفیق اور ملنسار ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے بہت زیادہ کام آتے ہیں۔ غرضیکہ حاصل ان کی بات کا یہ ہوتا ہے کہ ان میں اخلاق اور رواداری بہت ہوتی ہے۔

اب ہم اس قادیانی دجل اور فریب کا پردہ بھی چاک کریں گے اور ان کے اصل اخلاق کو بھی آپ حضرات کے سامنے پیش کریں گے اس سے قبل اخلاق اور رواداری کا اصل معنی کہ لغت میں رواداری کس کو کہتے ہیں اس کو بیان کرتے ہیں اور پھر حضور اکرمؐ کی زندگی کے چند ایک مختصر پہلو تحریر کر کے مرزے کے اخلاق قدرِ تفصیل سے آپ کے سامنے پیش کریں گے کہ یہ رواداری ہے یا کہ رواداری کا عنوان دے کر زہر پلانے کی کوشش کی جا رہی ہے اللہ رب العزت ان سادہ اور ٹوٹی پھوٹی باتوں کو اپنی بارگاہ عالی میں شرف قبولیت بنائے اور راقم کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

رواداری کا لغوی مفہوم' رواداری لغت میں کس کو کہتے ہیں؟

رواداری یہ فارسی زبان کا لفظ ہے' فیروز اللغات میں اس کا معنی بے تعصبی اور کسی بات کو رعایت سے جائز رکھنا بیان کیا گیا ہے۔

مہذب اللغات میں اس لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رواداری اس حد تک برتنا جائز ہے جس سے مذہب پر آنچ نہ آئے۔

اسی طرح ایک اور لغت کی کتاب میں اس لفظ (رواداری) کا معنی کچھ اس انداز سے بیان کیا گیا ہے جس سے ساری کی ساری بات صاف اور کھل کر سامنے آجاتی ہے اور حقیقت بالکل آئنہ شفاف کی طرح سامنے آجاتی ہے۔

لکھتے ہیں کہ روا کا معنی ہے جائز رکھنا' مباح رکھنا یعنی اس چیز کا جائز اور مباح رکھنا جس سے مذہب یا اخلاق پر کوئی حرج لازم نہ آتا ہو۔

اور وار کا معنی ہے درست یا جائز سمجھنے والا' قبول یا برداشت کرنے والا

اب اس مکمل لفظ روا اور داری کا حاصل معنی یہ ہوا کہ روادار وہ آدمی ہے جو ایسی بات کو مباح اور جائز قرار دے جس میں کوئی مذہبی یا قانونی یا اخلاقی حرج نہ ہو اس کو رواداری کہتے ہیں۔

بعض لوگ رواداری کے مفہوم کو اس طرح سمجھتے ہیں کہ اگر کسی مجلس میں چند لوگ بیٹھے ہوں اور اس مجلس میں کوئی بات ہو اور بات سرے سے غلط ہو اور وہ آدمی ان سب کی تصدیق اور توثیق کر رہا ہے لوگ اس غلط تصدیق کو رواداری کا عنوان دیتے ہیں کہ یہ بہت اچھا آدمی ہے اس کے اندر رواداری بہت زیادہ ہے۔

حالانکہ اگر اس کو دیکھا جائے تو یہ رواداری نہیں بلکہ کھلی ہوئی منافقت ہے کہ جو حقیقت ہے یہ بات اس کے بالکل خلاف ہے اس کو رواداری کا عنوان دینا یہ صریح گمراہی اور ضلالت ہے۔

اور قادیانی حضرات جو ہمارے مسلمانوں کو اسی عنوان سے گمراہ کرتے ہیں انہوں نے ایسی ہی رواداری اپنائی ہوئی ہے جو کہ صرف اور صرف منافقت کا لباس اوڑھے ہوئی ہے اور اس کی حقیقت جب سامنے آتی ہے تو آدمی مرتد اور زندیق اور پکا کافر بن کر رہ جاتا ہے حق تعالیٰ ہمیں اس غلط قسم کی رواداری سے بچائے اور صحیح اور درست رواداری جس کا قرآن اور حدیث نے حکم دیا ہے اپنانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

## رواداری اور قرآن کریم

رواداری وہ جس کا سبق ہمیں قرآن نے دیا کئی مقامات پر قرآن نے رواداری کا حکم سکھلایا ہے ایک جگہ قرآن میں ارشاد ہے اللہ رب العزت فرماتے ہیں"

**والذین لایشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما:**

ترجمہ: اور وہ لوگ کہ نہیں گواہی دیتے جھوٹے اور جس وقت گزرتے ہیں ساتھ بے ہودہ کے گزرتے ہیں بزرگانہ۔ ترجمہ از شاہ رفیع الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ)

اس آیت میں حق تعالٰی نے ان لوگوں کا تذکرہ فرمایا ہے جو کبھی بھی کسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہیں دیتے یعنی ظالم کے خلاف گواہی' ناحق پر حق کے خلاف گواہی یہ لوگ اپنے کبھی نہیں کرتے یہ ہے رواداری اس کو کہتے ہیں کہ اس انسان کے اندر انسانیت کی شمع روشن ہے اور یہ اس عظیم انسان کا مقام اور مرتبہ جانتا ہے اس کو کہنا چاہئے کہ یہ شخص رواداری ہے اور جب کبھی ایسے برے اور ناز یبہ حرکت کرنے والے آدمی کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنے دامن کو کانٹوں سے سمیٹ کر اور تلوار جیسی تیز دھاری والی سنگ دلی سے چپ چاپ گزر جاتے ہیں اور ان کی کسی بھی حرکت کا کوئی جواب نہیں دیتے۔ یہ ہے رواداری اور اخلاق۔

## حدیث اور رواداری

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا حالانکہ یہ خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس ہونے لگتی ہے۔

اس سے صاف اور واضح طور پر معلوم ہوا کہ رواداری اور اخلاق کیا ہوتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ جس نے معاہد کو قتل کر دیا اس کے ساتھ بدعہدی کی ہے اس کے ساتھ دھوکہ اور فریب کیا ہے تو اس کا جنت میں جانا تو درکنار یہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا' یہ ہے رواداری۔

اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد اور اسلام اور دین کی حقانیت کو ختم کرنے کے لئے ایسے اقدامات کئے جا رہے ہیں تاکہ مسلمان کے اندر سے دینی غیرت اور دینی حمیت نکل جائے اور یہ انسان برائے انسان ایک ڈھانچہ اور محض ایک ستون کی شکل اختیار کرے یہ بے بس ہو جائے اور دین کے نام پر اس میں کوئی حرکت اور جنبش نہ ہو۔

حالانکہ کسی نے اس مسلمان اور کامل ایمان والے کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے

ہم سنگ سے ٹکرائیں تو تیشہ کی صدا ہیں
گل کے مقابل ہوں تو شبنم کی ادا ہیں

قادیانی اپنے آپ کو اخلاق اور رواداری کا داعی سمجھتے ہیں اور اس غلط عنوان کے ذریعہ سے سیدھے سادھے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں دیکھنا تو یہ ہے کہ واقعتاً "ان کے اخلاق اخلاق نبوی جیسے ہیں

یا اندر کچھ اور باہر کچھ والا معاملہ ہے۔

جب ان کی کتب کو دیکھا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے ان کی اندر اخلاق کی بو تک بھی نہیں ہے اور ان کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ اخلاق اور رواداری کیا چیز ہوتی ہے اور اس کی اہمیت کیا ہے۔

چنانچہ ملاحظہ فرمائیں' قادیانیوں کے سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اخلاق اور رواداری کی یہ حالت تھی کہ ایک غیر محرم اور اجنبی عورت مسی (بھانو) سے رات کے وقت سخت سردی میں بند کمرے کے اندر ٹانگیں دبوایا کرتے تھے اور پھر یہ بھی کہتے تھے کہ (بھانو) آج بہت سردی ہے۔ (ملخص سیرۃ المھدی حصہ سوم ص ۲۱۰)

یہ حال ہے قادیانیوں کی رواداری کا کہ ایک غیر محرم اور اجنبی عورت کے ساتھ مرزا صاحب کا رات بسر کرنا۔

اس طریقہ سے مرزا کی رواداری اور ملاحظہ فرمائیں اس سے معلوم ہوگا کہ یہ رواداری ہے یا کہ مسلمانوں کو چال میں پھنسانے والی بات ہے۔

چنانچہ مرزے کی رواداری کو ملاحظہ فرمائیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام (علیہ ماعلیہ) راقم کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اس طرح کی خدمت کرتی تھی بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان اور تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقع آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوا۔۔ ( سیرۃ المھدی حصہ سوم ص ۲۷۲'۲۷۳)

مذکورہ بالا عبارت میں آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ کس قدر رواداری پائی جا رہی ہے کہ ایک اجنبی اور غیر محرم جوان عورت رات بھر مرد کی خدمت پر مامور ہے اور اس کو خوشی محسوس ہوتی ہے اور تھکان تک نہیں ہوتی اللہ جانتا ہے کہ کیوں نہیں ہوتی۔ کیا وجہ تھی کونسی چیز تھکان نہیں ہونے دیتی تھی۔ راقم

اگر یہ اخلاق اور رواداری ہے تو ہم اس اخلاق رواداری سے باز آئے اور اس کے بغیر اچھے ہیں مرزے غلام قادیانی نے جہاں تمام مسلمانوں کو جو اس کو نہیں مانتے کافر کہا ہے وہاں پر اس نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی توہین کا ارتکاب کیا حضرات صحابہؓ کو گالیاں دی اور اپنی بنائی ہوئی اور اختراع کی ہوئی رواداری کا عملی نمونہ عوام کے سامنے پیش کر دیا کہ مسلم کو رواداری کی رٹ لگائے ہوئے ہیں وہ یہ ہے۔

چنانچہ مرزے نے حضورؐ کی ذات کی توہین کی اور اہانت کا مرتکب ہوا اور کہا ہے کہ یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔۔ (حقیقت النبوت ص ۲۲۸) آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہؓ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھایا کرتے تھے۔ ملخص مرزا قادیانی کا مکتوب

مندرجہ الفضل قادیان ۲۲/ فروری ۱۹۲۴ء

یہ قادیانیوں کی رواداری جس میں کسی ایک نبی کی بھی عصمت محفوظ نہیں اور جو کچھ اس غلیظ زبان پر آیا وہ بک دیا۔

مزید مرزے نے وہ زبان استعمال کی ہے کہ ایک شریف آدمی اس کو لکھنے کی تو کیا سوچنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر اپنے معصوم مسلمانوں کے فائدہ اور بادل ناخستہ لکھنے کی جرات کرتا ہوں۔

مرزا صاحب علیہ ما علیہ نے جو زبان اختیار کی ہے اگر اس کو حروف تہجی کے اعتبار سے پیش کیا جائے تو کئی صفحات مرتب ہو سکتے ہیں لیکن ہم بطور نمونہ کے چند ایک تحریر کرتے ہیں۔

چنانچہ مردار خور مولویو' اے خبیث' الو' اما لمتکبرین' پلید ملاؤں' بندروں' بدذات' تقوی و دیانت سے دور' چالاک حاسدوں حرامی' حرام زادہ' حرامی لڑکے' خنزیر سے زیادہ پلید' خبیث طبع خالی گدھے' خناسوں'.......

یہ ہیں اس فرقہ ضالہ کے امام غلام قادیانی کی زبان

ان تمام مذکورہ الفاظ سے اور ان جیسے سینکڑوں اور بھی الفاظ ہیں ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کس قدر رواداری اپنانے والے اور روادار لوگ ہیں۔

چنانچہ مرزا غلام قادیانی کے ماننے والوں اور اس کے نام لینے والوں اور اپنے آپ کو روادار اور بااخلاق کہلانے والوں سے گزارش ہے کہ مرزا صاحب کی زبان بے لگام کا ایک اور کرشمہ دیکھیں جس میں انہوں نے رواداری اور اپنی نام نہاد اخلاق کی انتہاء کردی ہے کہ ایک نحیف جسم رکھنے والا اس کی قوت اور طاقت نہیں رکھتا کہ اس رواداری اور اخلاقی مظاہرہ کو اپنے اندر سمو سکے چنانچہ مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے "میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں" (نجم الھدی صفحہ ۱۰)

اسی طرح کی ایک اور گل افشانی مرزا صاحب اپنی غلیظ زبان سے کرتے ہیں "ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے سوائے کنجریوں کی اولاد کے" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا کے بیٹے فضل احمد نے مرزے کی نبوت کو نہیں مانا اور کنجریوں کی اولاد کے سوا مجھ کو سب مانتے ہیں تو اب اس کی ماں کیا ہوئی فیصلہ خود کریں۔ راقم

ان مذکورہ تمام عبارات سے اندازہ ہو چکا ہوگا کہ یہ قادیانی کس قدر بااخلاق اور رواداری کے حامل ہیں ان کے اندر اخلاق نام کی کوئی چیز نہیں بلکہ یہ صرف اور صرف مسلمانوں کے اندر سے اسلامی غیرت اور دینی حمیت کو نکالنے اور ان کو اسلام کی مقبول تعلیمات سے دور کرنے کی کوشش ہے اللہ رب العزت ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائے اور قادیانیوں کے دجل و فریب سے بچنے کی ہمت اور طاقت عطا فرمائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے محاذ پر ہر قسم کی قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے اور کفار اور مشرکین کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہونے کی طاقت عطا فرمائے۔

## شیخ محمد یعقوب

# ایک مخلص کارکن کی یاد میں

قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ

شیخ محمد یعقوب مرحوم جمعیت علمائے اسلام کے مخلص، جانثار اور وفادار کارکن اور ساتھی تھے انہوں نے عمر بھر دینی سیاست کی شعوری زندگی کے ابتدائی ایام مجلس احرار اسلام میں کام کیا بعد میں عمر بھر جمعیت علمائے اسلام سے وابستہ رہے وہ ہمیشہ کارکن رہے، قائد یا راہنماء ہونے کا بھوت کبھی بھی ان پر سوار نہیں ہوا۔ انہوں نے ہمیشہ سادگی سے زندگی گزاری اور چھوٹا موٹا پہن کر وقت گزارا، وہ ایسے ہمہ وقتی کارکن تھے جن کا اوڑھنا بچھونا دفتر اور جماعت تھا، ملتان میں رہ کر بھی کئی کئی ہفتے گھر نہیں جاتے تھے حالانکہ ان کے دفتر اور گھر کا فاصلہ بمشکل ایک فرلانگ ہو گا۔

شیخ محمد یعقوب میں ہر وہ خوبی تھی جو ایک مخلص سیاسی کارکن میں ہونی چاہئے وہ فنافی الجماعت تھے انہوں نے کبھی جماعت کی قیادت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ دنیاوی فائدہ نہیں اٹھایا اور نہ ہی جمعیت کے اقتدار کے زمانے میں کوئی لائسنس حاصل کیا ان کے روز و شب جماعت اور کارکنوں کے امور نپٹانے میں گزرتے تھے، یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی اولاد کو نہ تو اعلیٰ تعلیم دلا سکے اور نہ ہی اچھی ملازمت!

شیخ محمد یعقوب نے ہمیشہ اپنی قیادت پر اعتماد کیا لیکن اختلاف رائے کا بھی اظہار کھل کر کیا بارہا انہوں نے اپنی قیادت کی رائے سے اختلاف کیا اور بعض اوقات ان کی موقع رائے کو اہمیت دی گئی، ملتان میں تحریک بحالی جمہوریت ہو یا تحریک ختم نبوت یا اعلیٰ قیادت کے حکم پر گرفتاریاں پیش کرنی ہوں یا قومی تحریک چلانی ہو، شیخ صاحب ہر کام میں پیش پیش ہوتے تھے، انہوں نے ملتان کی ہر جماعت کے کارکنوں سے مل کر اجتماعی کام کئے شیعہ سنی اتحاد کی بات ہو یا کسی سیاسی اتحاد کی مجلس شیخ یعقوب ہر جگہ موجود ہوتے تھے۔

بظاہر وہ ایک مسلک کے علماء کی جماعت میں شامل تھے لیکن جماعت کو عوامی بنانے کیلئے انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، کارکنوں کے مختلف امور کو نپٹانے کیلئے کچہری اور مختلف دفاتر کے چکر لگایا کرتے تھے انہوں نے اپنی خوشحالی زندگی کیلئے بلاامتیاز غریب اور مستحق لوگوں کی مدد کی بلامعاوضہ کی اور دعائیں لیں، تحریک ختم نبوت سے لے کر ایم آر ڈی اور قومی اتحاد کی تحریکوں تک مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے ساتھ مل کر بھرپور اور فعال کردار ادا کیا انہوں نے اپنے اخلاص، انہماک اور جذبہ خدمت کی بدولت اپنی جماعت کے علاوہ دوسری جماعتوں کے کارکنوں میں بھی بڑا مقام بنایا یہی وجہ ہے کہ ان کی نماز جنازہ میں ہر مکتب فکر کے علاوہ مختلف سیاسی جماعتوں کے کارکن بڑی تعداد میں شامل تھے۔

شیخ محمد یعقوب سے میرا باقاعدہ تعارف ۱۹۶۷ء میں ہوا جب میں اپنی تعلیم مکمل کر کے خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کی وجہ سے لاہور سے شفٹ ہو کر ملتان پہنچا اور یہاں وکالت شروع کرنا چاہی' ان کے اخلاق کریمانہ کا ہی اثر تھا کہ میں جمعیت علمائے اسلام میں شامل ہو کر سیاسی زندگی کے سفر پر روانہ ہوا' شیخ صاحب کی کوششوں سے میں ملتان ڈویژن جمعیت کا ناظم اعلیٰ بن گیا اس وقت ملتان ڈویژن کے امیر مولانا مفتی محمد عبداللہ مرحوم تھے' مجھے شیخ صاحب کے ساتھ تقریباً" پندرہ برس جماعت میں کام کرنے کا موقع ملا' میں نے اتنا ہشاش بشاش' سدا بہار' بااخلاق و باکردار' ایماندار اور دیانتدار آدمی نہیں دیکھا' اسی طرح جتنی حوصلہ افزائی' دلجوئی' راہنمائی' محبت اور خلوص انہوں نے دیا کسی سے نہیں ملا انہوں نے جمعیت کے ایک عام کارکن سے لے کر متحدہ جمعیت کی صوبائی جنرل سیکرٹری شپ تک ہر جگہ میرا نام پیش کیا اور بھرپور حمایت کی' وہ نہ صرف میری بلکہ ہر جدید تعلیم یافتہ کارکن اور شامل ہونے والے کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔

شیخ صاحب مرحوم کا قیام اگرچہ ملتان میں ہی رہا' اور انہوں نے ملتان کی ہر تحریک میں اہم کردار ادا کیا لیکن ان کا تعارف ملک کے بلند پایہ لیڈروں تک سے تھا اور یہ لیڈر شیخ صاحب کو نام سے جانتے تھے چنانچہ خان عبدالولی خاں' نواب زادہ نصراللہ خاں' مولانا شاہ احمد نورانی' ملک محمد قاسم مرحوم کے علاوہ ایم آر ڈی کے راہنماء اور دوسری جماعتوں کی قیادت تک شیخ صاحب کے نام اور کام سے واقف تھی' اسی طرح مذہبی و سیاسی راہنماؤں میں مولانا احمد علی لاہوریؒ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ' مولانا محمد یوسف بنوریؒ' مولانا مفتی محمودؒ' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' مولانا عبید اللہ انورؒ' آغا شورش کاشمیریؒ' شیخ حسام الدینؒ' ماسٹر تاج الدین انصاریؒ اور دیگر قائدین شیخ صاحب کی نہ صرف عزت کرتے تھے بلکہ ان پر اعتماد بھی کرتے تھے' شیخ محمد یعقوب نے تقریباً" ہر تحریک میں فعال کردار ادا کیا وہ اپنی دھن کے پکے' اور اپنے موقف پر ڈٹے رہنے کے عادی تھے' ان میں اعتدال اور میانہ روی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ایک وقت میں وہ جناب ڈاکٹر احمد حسین کمال کے مقربین میں بھی شامل رہے' ڈاکٹر صاحب مرکزی جمعیت کے دفتر میں آفس سیکرٹری اور ہفت روزہ ترجمان اسلام کے مدیر بھی تھے انہوں نے جمعیت علماء اسلام کا ۱۹۷۰ء میں عام انتخابات کے موقع پر عوامی منشور مرتب کیا ڈاکٹر کمال سیاسی نظریات میں آزاد خیالی کے حامی تھے شیخ صاحب ڈاکٹر کمال کی ہو بہو کاپی تھے یہی وجہ تھی کہ بعض اوقات بعض پالیسیوں پر جماعت کے علاوہ دوسری جماعت کے لوگوں سے تو تکرار رہتی تھی اسی بناء پر جماعت اسلامی کے جناب عقیل صدیقی اور ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ شیخ صاحب کو "شیخ الاسلام" کے لقب سے پکارتے تھے۔

انہیں جب غصہ آتا تو چہرہ غصے سے سرخ ہو جاتا اور زور زور سے بولا کرتے تھے' اپنے دلائل حالات حاضرہ کو سامنے رکھ کر دینے کے عادی تھی' وہ ہمیشہ پا پیادہ رہے اور کئی کئی اخبار روزانہ پڑھتے تھے انہوں نے ہر تحریک میں گرفتاری کیلئے مختلف جماعتوں کی کھیپ تیار کی' علاوہ ازیں جمعیت کے کارکنوں کو ملتان اور ڈیرہ غازی

خان ڈویژنوں سے رات کے اندھیروں میں لاتے اور روزانہ گرفتاری کیلئے پیش کرتے بارہا ایسا ہوا کہ مہینوں گزر گئے انہوں نے گھر کی دہلیز پر قدم تک نہ رکھا میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اس کارکردگی میں ان کی اہلیہ کا بھرپور تعاون حاصل تھا جبھی وہ گھریلوں ذمہ داریوں اور بچوں کی دیکھ بھال سے ہمیشہ بے نیاز رہے!

شیخ محمد یعقوب کے کردار کی ایک خوبی کا تذکرہ کرنا ان سطور میں اس لئے ضروری ہے کہ آج بدقسمتی سے ایسی خوبی جماعتوں کے کارکنوں میں عنقا ہے' وہ یہ کہ شیخ صاحب نے کبھی کسی کارکن کی کردار کشی نہیں کی' نہ موجودگی میں نہ غیر حاضری میں' بددیانت کو انہوں نے بخشا نہیں' دیانتدار کو انہوں نے چھیڑا نہیں میرے نزدیک ایک اچھے کارکن کیلئے یہ بنیادی چیز ہے' جس کی طرف توجہ نہیں دی جاتی شیخ صاحب غیبت کے عادی نہیں تھے اور نہ اپنے لیڈر کے پاس کسی کی چغل خوری کرکے کردار کشی کرتے تھے۔

جمعیت علمائے اسلام کا دو گروپوں میں تقسیم ہونے کے بعد ۱۹۸۲ء میں میں جمعیت سے مستعفی ہوا تو ان سے تعلقات قائم رہے یہاں تک کہ سرائیکی صوبہ محاذ سے لے کر پیپلز پارٹی کے سفر تک ہمارے باہمی تعلقات میں کبھی دراڑ پیدا نہیں ہوئی' وہ ہمیشہ میرے پاس کچہری آتے اور گھنٹوں مختلف مسائل پر بحث و مباحثہ ہوتا تھا' میری وکالت کی سیٹ' وکالت کیلئے کم اور سیاسی مباحثے کیلئے ہائیڈ پارک کا درجہ رکھتی ہے' جہاں مختلف مسالک اور مختلف سیاسی جماعتوں کے راہنماء اور کارکن اکثر تشریف لایا کرتے تھے اور گھنٹوں مباحثوں میں آزادی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں' شیخ صاحب ہماری اس محفل کی جان ہوتے تھے' ایسے ایام انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں کہ شیخ صاحب ملتان میں موجود ہوں اور میری سیٹ پر کچہری نہ آئے ہوں' ان کا تقریباً" بلاناغہ کچہری آنا اور میری سیٹ پر حاضر ہونا زندگی کے دیگر معمولات کی طرح ایک معمول بن چکا تھا۔

جمہوری مجلس عمل کے قیام کے بعد ایوب خاں کے خلاف رابطہ عوام مہم پر جب مختلف جماعتوں کے راہنماؤں کے ساتھ سفر شروع ہوا تو شیخ صاحب میرے اصرار پر ہم رکاب ہوئے دیگر راہنماؤں میں جماعت اسلامی کے مولانا خان محمد ربانی' مسلم لیگ کے مولوی عرفان احمد انصاری مرحوم شامل تھے شیخ صاحب نے دوران سفر سب کی خدمت کی اور سب سے گپ شپ رہی اور یہ چند روزہ روز و شب کا سفر زندگی کی متاع ہے جس کی یادوں کو نہیں بھلایا جا سکتا' حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سرحد کی وزارت اعلیٰ سے مستعفی ہوکر شیرانوالہ لاہور پہنچے جہاں مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس بلایا ہوا تھا تاکہ جماعت کے راہنماؤں اور کارکنوں کو استعفٰی کے پس منظر سے آگاہ کرکے انہیں اعتماد میں لیا جاسکے دراصل نیپ و جمعیت بلوچستان اور سرحد میں مخلوط حکومت بنا چکے تھے' اور ۱۹۷۰ کے انتخابات کی روشنی میں اور مشرقی پاکستان کے بنگلہ دیش بن جانے کے بعد پنجاب و سندھ میں پی پی پی کی اکثریت تھی مرکز میں بھی پی پی پی حکومت بنانے کی پوزیشن میں تھی مگر بلوچستان و سرحد میں نیپ و جمعیت حکومت کی تشکیل کرنا چاہتے تھے' مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے سہ فریقی معاہدہ ہوا جس کی روشنی میں سندھ' پنجاب اور مرکز میں بھٹو صاحب نے حکومت بنائی اور بلوچستان و سرحد میں نیپ و جمعیت کی حکومتیں تشکیل پائیں' آٹھ' نو ماہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا لیکن مسٹر بھٹو نے اچانک بلوچستان میں عطاء اللہ مینگل کو وزارت اعلیٰ سے ہٹادیا اور اپنی حکومت بنالی جبکہ صوبائی اسمبلی میں مینگل کو اعتماد کا ووٹ حاصل تھا' مولانا مفتی محمود

صاحب جو سرحد میں مخلوط حکومت کے وزیر اعلیٰ تھے انہوں نے اس غیر آئینی اقدام کی مخالفت کی اور احتجاجاً استعفیٰ دے دیا۔

جمعیت علمائے اسلام میں مولانا غلام غوث ہزاروی مرحوم ایک بہت بڑی شخصیت تھے انہوں نے حضرت مفتی صاحبؒ کے استعفیٰ پر احتجاج کیا ان کا موقف تھا کہ نیپ و جمعیت کا معاہدہ ٹوٹ جانا چاہئے کیونکہ عام تاثر یہ ہے کہ نیپ' جمعیت کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر رہی ہے لہٰذا جمعیت کا پی پی کے ساتھ معاہدہ ہو تو یہ مفید ہو گا اس پر مجلس عمومی کے ارکان کا اجلاس بلایا گیا تھا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ابھی تک مفتی صاحب کا استعفیٰ منظور نہیں کیا تھا بلکہ وہ زور دے رہے تھے کہ استعفیٰ واپس لیں اور حکومت کرتے رہیں مگر مفتی صاحب نے استعفیٰ کی واپسی سے انکار کر دیا۔

مجلس عمومی کے اجلاس میں اکثریت نے حضرت مفتی محمود صاحب کے موقف کی تائید کی اور فیصلہ کیا کہ مسٹر بھٹو نے چونکہ خود سہ فریقی معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے' اور نیپ و جمعیت کی مخلوط حکومت کو بلوچستان میں بلاجواز اور غیر آئینی طور پر ختم کر دیا ہے لہٰذا دوسرے صوبے یعنی سرحد میں اب ماہدے کی اہمیت نہیں رہی احتجاجاً'' استعفیٰ کے بغیر کوئی چارہ نہیں رہا' مولانا غلام غوث ہزاروی اور ان کے احباب اجلاس میں شریک نہ ہوئے۔

اجلاس کے دوران سرحد اور پنجاب کے بعض دوستوں کا خیال تھا کہ ان حالات میں مفتی صاحب کے بارے میں ان کی سیاست موقف' اور جدوجہد کے بارے میں کوئی مختصر کتاب شائع کرنی چاہئے تاکہ جماعت کے اراکین کے علاوہ دوسری سیاسی جماعتوں کے لوگ بھی آگاہ ہو سکیں' کیونکہ مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور ان کے ساتھیوں مولانا عبدالحکیم ایم این اے مرحوم وغیرہ کے علیحدہ ہوجانے کے بعد جماعت میں مزید توڑ پھوڑ نہ ہو' انہی دنوں دو صد صفحات پر ایک کتاب ''ولی خان کی سیاست'' مارکیٹ میں آ چکی تھی' احباب کا تقاضا'' تھا کہ ولی خان کی سیاست کی طرز پر ''مفتی محمود کی سیاست'' لکھنی چاہئے تو ان سب راہنماؤں نے جن میں شیخ یعقوب صاحب پیش پیش تھے مجھ سے اصرار کیا کہ تم یہ کتاب لکھو! اشاعت و اخراجات کے بارے میں بات ہوئی شیخ صاحب نے کہا مجلس ربانیہ کی طرف سے میں شائع کروں گا چنانچہ قرہ فال من دیوانہ زدن کے تحت میں نے مفتی محمودؒ کی سیاست میں جمہوری مجلس عمل کی جدوجہد سے لے کر تقسیم پاکستان' حمود الرحمان کمیشن'' مفتی صاحب کا کمیشن کے روبرو بیان' سہہ فریقی معاہدہ' اس کا پس منظر' مولانا ہزاروی کا موقف اور ان کی طرف سے اعتراضات کا جائزہ اور آخر میں حضرت مفتی صاحب کے بارے میں مختلف مذہبی و سیاسی راہنماؤں کے تاثرات جیسے عنوانات پر کتاب لکھی جسے پڑھ کر خود حضرت مفتی محمود صاحب نے ایک خط میں یوں اپنے جذبات کا اظہار کیا'' قاری نور الحق کی اس تالیف انیق نے بہت سی سیاسی گتھیوں کو سلجھا دیا ہے'' یہ خط کتاب کے آخری صفحہ پر شائع کر دیا گیا ہے۔

یہ حضرت مفتی صاحب کی شخصیت کا اعجاز تھا کہ کتاب کے دو ایڈیشن ایک ہفتے کے اندر اندر ختم ہو گئے' اور اس کی اشاعت کا سہرا شیخ یعقوب مرحوم کے سر تھا اور آخر میں شیخ صاحب کے ساتھ گزرے ہوئے ایام حج کے

ان سترہ دنوں کا تذکرہ نہ کروں جو شب و روز اکٹھے گزرے کعبتہ اللہ اور مدینہ منورہ میں جو سعادتیں مل کر سمیٹیں تو یہ تذکرہ نامکمل ہوگا۔

۱۹۹۶ء میں اگرچہ ہمارا ہوائی سفر ایک جہاز سے نہ ہو سکا کیونکہ مختلف فلائیٹیں تھیں لیکن مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ایک ہی کمرے میں ساتھ ساتھ بستر لگے رہے! میں نے انہیں سفر حجاز سے قبل کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن طواف کعبہ کے بعد حجر اسود کے عین سامنے اور کبھی مقام ابراہیم کے قریب سسکیاں بھرتے اور روتے دیکھا یہی حال ان کا روضہ مبارک رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری کے وقت دیکھا ایک دفعہ میں نے پوچھ ہی لیا کہ شیخ صاحب! میں آپ کو تو بڑا سخت جان اور سخت دل سمجھتا تھا یہ آنسوؤں کی جھڑی کیوں لگی رہتی ہے؟ کہنے لگے شاید یہاں اللہ کے گھر کی عظمت کا رعب ہے کہ آنسو خود بخود نکلتے ہیں مکہ مکرمہ سے منیٰ' عرفات پھر مزدلفہ' پھر منیٰ اور کنکریاں مارنے کا عمل ایک لمحہ بھی جدا نہیں ہوئے' اسی طرح مدینہ منورہ میں مسجد نبویؐ میں نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ ریاض الجنہ پر نوافل کی ادائیگی اور درود شریف کے ورد کے علاوہ مختلف مقامات مقدسہ و مساجد کی زیارتیں کیں اور وہاں مدرس مسجد حرم نبوی مولانا قاری عبداللطیف ملتانی ثم مدنی کی پر تکلف دعوتوں کے ساتھ اکابر صحابہ و صحابیات کی قبروں کی زیارتیں نہیں بھولتیں' ہر جگہ اور ہر مقام پر ایک ساتھ اکٹھے رہے! کمرے میں فیصل آباد کے حاجی خلیل اور ملتان کے حاجی شمس الدین ساتھ تھے' بہر حال اس مبارک سفر کی سہانی یادیں اور پر مسرت لمحات میں ہم دونوں کی یکجائی کے پیش نظر خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ روز قیامت جنت الفردوس میں بھی اکٹھے رہیں (آمین) این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

بقیہ از ص ۲۸

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمانہ آئندہ میں عیسیٰ بن مریم زمین پر اتریں گے اور نکاح کریں گے اور انکی اولاد ہوگی اور (۴۵) برس زمین پر ٹھہریں گے اور وفات پائیں گے اور میرے ساتھ قبر میں مدفون ہونگے اور قیامت میں عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ابو بکرؓ عمرؓ کے درمیان قبر سے اٹھیں گے۔

(نوٹ) اس حدیث:۔ سے روز روشن سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہم السلام اس سے بیشتر زمین پر نہ تھے بلکہ زمین کے بالمقابل آسمان پر تھے۔

حدیث نمبر۱۶: عن مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقتل ابن مریم الدجال بباب لد (رواہ الترمذی' کتاب الفتن قال ھذا حدیث صحیح' ص ۵۲ ج ۲' مسند احمد ص ۴۲۰ ج ۳

ترجمہ:۔ حضرت مجمع بن جاریہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا ابن مریم' دجال کو باب لد میں قتل کریں گے امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور سولہ صحابہؓ سے منقول ہے۔

# مرزائی اصطلاحات متعلقہ نبوت

از: مولانا لال حسین اختر

ختم نبوت کا عقیدہ بنیادی' قطعی' اجماعی اور اس قدر واضح تھا کہ مسلمان اس عقیدہ کے خلاف ایک لفظ تک سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ مسیلمہ کذاب سے بہاء اللہ ایرانی تک مدعیان نبوت کا ذبہ کا انجام غلام احمد قادیانی کے پیش نظر تھا۔ اپنے سوچ سمجھے پروگرام کے مطابق اس نے اپنے دعوی کے ابتدائی ایام کی تصانیف میں ختم نبوت کا اقرار کیا لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں تصانیف میں اپنے لئے ظلی نبی' بروزی نبی' مجازی نبی کی اصطلاحات وضع کیں حالانکہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں قطعا" ان اصطلاحات کا کوئی ذکر نہیں۔ ان اصطلاحات کو استعمال کرنے سے مرزا غلام احمد قادیانی کی غرض یہ تھی کہ ظلی۔ مجازی۔ بروزی وغیرہ الفاظ دیکھ کر عامتہ المسلمین اسکے دعوی نبوت کو برداشت کرلیں اور خیال کریں کہ شرعا" یہ کوئی ممنوع دعوی نہیں۔ حقیقی نبوت کا دعوی موجب کفر ہے اور " ظلی و بروزی نبوت" سے مراد فنافی الرسول کا مقام ہے۔ اس سلسلہ میں چند ضروری گزارشات حسب ذیل ہیں:۔

ا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیان کردہ ان نبوت کی اقسام کا قرآن و حدیث میں قطعا" کوئی ذکر نہیں۔ نہ ہی تیرہ سو سال میں کسی مفسر قرآن نے اپنی تفسیر میں آیت خاتم النبین یا کسی اور آیت کی تفسیر کے تحت غلام احمد قادیانی کی بیان کردہ ان اقسام نبوت میں سے کسی کا ذکر کیا ہے۔ قرآن مجید کے سب سے پہلے مفسر حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا زاد بھائی حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ تک ایک مفسر کا نام نہیں لیا جاسکتا جس نے اپنی تفسیر میں نبوت کے مذکورہ بالا اقسام تسلیم کئے ہوں۔ حضرت ابن عباس۔ علامہ ابو جعفر محمد ابن جریر طبری۔ حافظ ابن کثیر۔ امام فخرالدین رازی۔ امام جلال الدین سیوطی۔ قاضی نصیرالدین بیضاوی۔ علامہ علاؤالدین خازن۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ایسے بلند پایہ مفسرین میں سے کسی نے اپنی تفسیر میں ظلی۔ بروزی۔ مجازی وغیرہ نبوت کی تقسیم نہیں کی۔ ان مفسرین میں سے بعض کو مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں نے مجدد اور ملہم تسلیم کیا ہے اور مجددین و ملہمین کی نسبت لکھا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ فہم قرآن عطا کرتا ہے وہ قرآن مجید کے معارف بیان کرتے ہیں۔ انہیں علوم لدنیہ سماویہ دئے جاتے ہیں ان کی مخالفت کرنے والا فاسق ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۵۴ شہادت القرآن ص ۴۸ ایام الصلح ص ۵۵ حمامۃ البشریٰ ص ۷۵ تصنیفات مرزا غلام احمد قادیانی)

۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:۔

"سچے پیرو اس کے (قرآن مجید کے) ظلی طور پر الہام پاتے ہیں" (تبلیغ رسالت جلد اول ۹۶)
بقول لاہوری مرزائیوں کے ظلی نبوت۔ نبوت نہیں تو ظلی الہام بھی الہام نہیں۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی کے "الہام" "حدیث النفس" "اضغاث احلام" اور اپنے نفس کا افترا ہیں اور اگر اس کے "ظلی الہام" حقیقی الہام ہیں تو اس کی ظلی نبوت بھی حقیقی نبوت ہے۔

# انبیاء سابقین ظلی نبی تھے

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا عقیدہ بیان کیا ہے:۔
"پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں" (اخبار الحکم قادیان ۲۴ اپریل ۱۹۰۳)
مرزا آنجہانی کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام "ظلی نبی" تھے اور غلام احمد قادیانی بھی "ظلی نبی" تھے۔ پہلے انبیاء علیہم السلام سے غلام احمد قادیانی کی شان بڑھ کر ہے کیونکہ انبیاء سابقین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خاص صفات کے ظل تھے اور غلام احمد قادیانی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفات کا ظل ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا۔ بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:۔
"پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا" (کلمتہ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجز جلد ۱۴ نمبر ۳ ص ۱۱۳)
۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تصنیفات میں "ظلی نبی" "بروزی نبی" "مجازی نبی" "لغوی نبی" "امتی نبی" کی اصطلاحات مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے استعمال کیں تاکہ ان اصطلاحات سے عوام مسلمان یہ سمجھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے۔ حالانکہ انہیں تصانیف میں ان اصطلاحات کا ایسا مفہوم بیان کیا کہ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اصطلاحات غلام احمد قادیانی کے درجہ نبوت کو گھٹیا قسم کی نبوت ثابت نہیں کرتیں۔ ان اصطلاحات کا مفہوم حسب ذیل ہے۔

## "ظلی نبی"

لاہوری مرزائیوں کے نفس ناطقہ اور ان کی انجمن کے سابقہ امیر محمد علی صاحب ایم اے نے لکھا ہے:۔
"پھر اس کو ظلی نبوت کہہ کر یہ بھی بتا دیا کہ نبوت نہیں کیونکہ ظل کا لفظ ساتھ لگانے سے اصلیت کا انکار مقصود ہوتا ہے" (مسیح موعود اور ختم نبوت ص ۲)
لاہوری مرزائیوں کے صدر کی دھوکہ دہی ہے کہ "لفظ ظل سے اصلیت کا انکار" مقصود ہوتا ہے۔ ان کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:۔
ا۔ "کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم ہرگز حاصل نہیں کرسکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے" (ازالہ اوہام مصنفہ مرزا غلام احمد

قادیانی ص ۱۳۸)

لاہوری مرزائیوں کو چاہئے تھا کہ محولہ بالا تحریر کے پیش نظر غلام احمد قادیانی کو مجدد۔ محدث۔ مسیح موعود اور مہدی تسلیم نہ کرتے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو سب کچھ ظلی طور پر ملا۔ بقول محمد علی ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور "ظلی نبوت" نبوت نہیں تو غلام احمد قادیانی کی مجددیت۔ محدثیت۔ مہدویت۔ مسیحیت اور اس کا ایمان سب ظلی تھے لہٰذا غلام احمد قادیانی نہ مجدد تھا نہ محدث نہ مہدی نہ مسیح موعود اور نہ مومن تھا۔

# بروزی نبی

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:۔

(ا) "اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی" (مرزا غلام احمد قادیانی کا اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

دوسری جگہ مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی حضرت عیسیٰ سے مشابہت رکھتی ہے اور مدنی زندگی حضرت موسیٰ سے مشابہ ہے اور چونکہ تکمیل ہدایت کے لئے آپ نے دو بروزوں میں ظہور فرمایا ہے ایک بروز موسوی اور دوسرے بروز عیسوی" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۵۹)

غلام احمد قادیانی کی اس عبارت کا صاف مفہوم ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بروز ہوکر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی نبوت تھی اسی طرح غلام احمد قادیانی کی بروزی نبوت حقیقی نبوت ہے۔ غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:۔

"بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے" (مرزا غلام احمد قادیانی کا اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے صاف الفاظ میں اعلان کیا کہ بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے اور پھر خود کو حضور علیہ السلام کا بروز قرار دیتا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ وہ (مرزا) اپنے آپ کو حضور علیہ السلام کی پوری تصویر قرار دیتا ہے (معاذ اللہ)

# چہل حدیث

مولانا محمد طیب ○ قاضی احسان احمد

حدیث نمبر ۱۴

عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا و ما فیہا ثم یقول ابو ہریرہ واقرؤا ان شئتم وان من اہل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیہم شہیدا۔ (رواہ البخاری ص ۴۹/۲۹۶/۳۳۶ ج ا و مسلم ص ۸۷ ج ۱' ابن ماجہ ص ۳۰۸ مسند احمد ص ۴۰۶ ج ۲ جامع ترمذی)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک قریب ہے کہ تم میں عیسیٰ بن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ یعنی شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلہ کریں گے اور وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جنگ کو ختم کر دیں گے اور مال کی اتنی بہتات کر دیں گے کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا اور (اس وقت) ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو جائے گا۔ یعنی عبادت کا ذوق اور شوق دلوں میں اس درجہ پیدا ہو جائے گا کہ ایک سجدہ روئے زمین کی دولت سے زیادہ بہتر معلوم ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ (اسکی تائید کے لیے) چاہو تو یہ آیت پڑھ لو **وان من اہل الکتب الآیہ** یعنی کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہ ہوگا مگر یہ کہ وہ ضرور بالضرور عیسیٰ پر عیسیٰ کی وفات سے پہلے ایمان لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ (عیسیٰ) ان پر شاہد ہوں گے۔ (جامع ترمذی ص ۴۶ ج ۲ ابو داؤد طیالسی رقم حدیث ۲۲ التصریح ص ۲۴۴)

حدیث نمبر ۱۵

عن عبد اللہ بن عمر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر (رواہ ابن جوزی فی کتاب الوفا کتاب الاذاعہ ص ۷۷ ' مشکوۃ ص ۴۸۰)

# بیمار مرزا

یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ مرزا کو روزانہ سو مرتبہ پیشاب آتا تھا.... یہ بات صرف ہم ہی نہیں جانتے' تمام مرزائی بھی جانتے ہیں.... اس لئے کہ یہ الفاظ خود مرزا کے ہیں.... لہٰذا وہ یہ بات ماننے پر مجبور ہیں.... کہ مرزا قادیانی کو روزانہ سو مرتبہ پیشاب آتا تھا.... اب کیوں نہ ہم ریاضی کے قاعدے سے اس بات کا جائزہ لیں.... یعنی مرزائیوں کے جھوٹے نبی کا کتنا وقت صرف پیشاب کرنے میں گزرتا تھا۔

اگر ہم ایک محتاط اندازہ لگائیں' ایک عام شخص ایک مرتبہ پیشاب کرنے میں کم از کم تین منٹ تو ضرور لگاتا ہے.... لیکن پیشاب کا مریض اس سے زیادہ وقت لگاتا ہے.... تاہم ہم اس وقت کو پانچ منٹ مقرر کر لیتے ہیں.... چوبیس گھنٹے میں سو مرتبہ پیشاب آنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر گھنٹے میں مرزا کو چار بار پیشاب آتا تھا.... اس کا یہ مطلب بھی بنتا ہے کہ اسے ہر پندرہ منٹ بعد پیشاب آتا تھا۔

اس کا ایک مطلب یہ بھی نکلتا ہے کہ مرزا کو ایک دن میں پانچ سو منٹ تو صرف پیشاب کرنے میں گزر جاتے تھے.... یعنی قریباً" آٹھ گھنٹے.... جس شخص کے روزانہ آٹھ گھنٹے صرف پیشاب کرنے میں گزرتے تھے.... وہ زندگی کے دوسرے کام کیا بخیر و خوبی انجام دے پاتا ہو گا.... اور پھر مرزا کو یہی ایک بیماری نہیں تھی.... اور بھی بے شمار بیماریوں نے مرزا کا گھیراؤ کیا ہوا تھا.... جن کا ذکر خود مرزا اپنی کتابوں میں جگہ جگہ کرتا ہے.... ان سب بیماریوں کی موجودگی میں آٹھ گھنٹے پیشاب کرنے میں صرف کرنے کے بعد بھی مرزا یہ کہتا تھا' میں نبی ہوں' اور حیرت اس پر کم اور اس کے ماننے والوں پر زیادہ ہے.... جو ہر پندرہ منٹ بعد اسے پیشاب کرنے کے لئے جاتے ہوئے دیکھتے تھے.... اور پھر بھی اسے نبی مانتے تھے.... جب کہ انبیا کی شان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ نبی قطعاً" بے عیب ہوتے ہیں.... کردار کے لحاظ سے بھی' شکل و صورت کے لحاظ سے بھی اور جسمانی صحت کے لحاظ سے بھی۔

اس وضاحت کے جواب میں اگر کوئی قادیانی یہ کہے کہ نہیں صاحب یہ غلط ہے.... مرزا کو ہر پندرہ منٹ بعد پیشاب نہیں آتا تھا تو اسے یہ وضاحت کرنا پڑے گی کہ پھر دن میں سو مرتبہ پیشاب مرزا کس طرح کرتا تھا.... کتنے وقفے کے بعد کرتا تھا.... اور اگر قادیانی یہ کہیں' یہ غلط ہے.... مرزا کو دن میں سو مرتبہ پیشاب نہیں آتا تھا تو پھر قادیانیوں نے خود مرزا کی کتابوں کو نہیں مانا.... اس طرح وہ ذریتہ البغایا ٹھہرتے ہیں.... لہٰذا ہم یہ ان کی مرضی پر چھوڑتے ہیں کہ وہ کیا بات مانتے ہیں اور کیا نہیں مانتے.... ہمیں کوئی اعتراض نہیں.... وہ پوری طرح آزاد ہیں.... ان باتوں میں سے کس بات کو درست مانتے ہیں اور کس کو غلط۔

آپ نے دیکھا.... مرزائی کس منجدھار میں پھنس گئے۔

عالمِ اسلام کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

# ثبوت حاضر ہیں!

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عزائم پر مبنی عکسی شہادتیں

ترتیب و تحقیق

## محمد متین خالد

**یہ ایک ایسی تاریخی و تحقیقی کتاب ہے**

- جو قادیانیوں کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیوں اور گستاخیوں کے مستند دستاویزی ثبوت لیے ہوئے ہے۔
- جسے دس سال کی شبانہ روز انتھک محنت کے بعد مکمل کیا گیا ہے
- جس میں قادیانی کتب اور اخبارات و رسائل کے 50 ہزار سے زائد صفحات کھنگالنے کے بعد قادیانیوں کے مذموم عقائد و عزائم کے تحریری ثبوت یکجا کر دیے گئے ہیں۔
- جس کے مطالعے سے ہر قادیانی اپنے عقائد کی کجی اور بھیانک تصویر دیکھ کر راہ ہدایت پا سکتا ہے۔
- جو سادہ لوح مسلمانوں کو فتنۂ ارتداد سے بچانے کے لیے ایک مؤثر ہتھیار ثابت ہو سکتی ہے۔
- جس کا مطالعہ علماء، خطباء، وکلاء، اساتذہ اور طلباء کو فتنۂ قادیانیت کے خلاف مضبوط دلائل اور ٹھوس معلومات کا ذخیرہ فراہم کرے گا۔
- جسے قادیانیت کے خلاف ہر عدالتی مقدمہ، بحث اور مناظرہ میں مستند حوالے کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔
- جسے تمام مکاتیب فکر کے جید علماء کرام اور نامور اہل علم و دانش کی خواہش اور سرپرستی میں تیار کیا گیا۔

هوشربا انکشافات

حیرت انگیز معلومات

سنسنی خیز واقعات

سارے راز بے نقاب

ناقابلِ تردید حقائق

بند کتابوں کی کھلی کہانی

قادیانیت پر مکمل انسائیکلوپیڈیا

ہر گھر اور لائبریری کی ضرورت

**دیباچہ نگار**: حضرت خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان • حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نائب امیر • حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ • حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ایڈیٹر ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل • جناب جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری سپریم کورٹ آف پاکستان • جناب مجید نظامی چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت • ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل حمید گل سابق سربراہ آئی ایس آئی • پروفیسر محمد سلیم مدیر سرراہے روزنامہ نوائے وقت۔

کمپیوٹر کتابت • بہترین کاغذ • دیدہ زیب طباعت • مضبوط جلد • جدید ڈسٹ کور • چار رنگا انتہائی خوبصورت ٹائیٹل • صفحات: 864
قیمت /300 روپے • جماعتی کارکنوں کے لیے خصوصی رعایت قیمت صرف 200 روپے مع 20 روپے ڈاک خرچ (ترسیل بذریعہ منی آرڈر، وی پی ہرگز نہ ہوگی)

**مکتبہ تعمیرِ انسانیت اردو بازار لاہور**
فون 7237500

**عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت**
حضوری باغ روڈ ملتان ☎ 514122